Regd. No. P/GDP-3 Phone No. 3[illegible]
Registered With The Registrar Of News Papers
For India At No. R.N. 61/57

قرآن مجید نمبر

ہفت روزہ بدر قادیان

فضائلِ قرآن مجید

رشحات قلم حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

جمال و حسن قرآں نورِ جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اس کے ہمتائی کہاں مقدور انساں ہے

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اس پہ آساں ہے

ارے لوگو کرو کچھ پاس شان کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بوئے ایماں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

ادارۂ تحریر
ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

ہفت روزہ **بدر** قادیان

قرآنِ مجید نمبر

بابت :-

۱۳ محرّم الحرام ۱۴۰۴ھ

مطابق

۲۰ اخاء ۱۳۶۲ ہش

۲۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء

جلد ۳۲	شمارہ ۴۲

شرحِ چندہ

سالانہ	۳۰ روپے
ششماہی	۱۵ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک	۸۰ روپے
فی پرچہ	۷۰ پیسے
اشاعتِ خصوصی	ایک روپیہ

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشرقِ بعید کا نہایت بابرکت وکامیاب دَورہ فرمانے کے بعد مورخہ ۸۳/۱۰/۱۳ کو سری لنکا سے لاہور کے لئے روانہ ہوگئے پروگرام کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸۳/۱۰/۱۴ کو نمازِ جمعہ لاہور میں ادا فرمائی تھی۔ احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۱۷ اخاء (اکتوبر)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۸۳/۱۰/۹ صبح سات بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ "کمزوری بہت ہے اور جسم میں درد بھی ہے"۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی مکمل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی آل یو۔پی سالانہ کانفرنس بمقام ساندھن میں شرکت فرمانے کے بعد مورخہ ۸۳/۱۰/۱۱ کو بخیریت قادیان تشریف لے آئے۔ اسی طرح محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ (موصوف کا نام گزشتہ اشاعت میں یو۔پی تشریف لے جانیوالوں کی خبر میں سہواً نہ دیا جاسکا تھا) محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی اور محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد بھی مذکورہ کانفرنس میں شرکت فرمانے کے بعد واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں۔

● — مقامی طور پر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ حرم ۔۔۔ سلمہا اللہ تعالیٰ وجملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ۔

اِداریہ

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے"

(سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

قرآن مجید خدائے عزّ وجل کا وہ مقدّس آسمانی صحیفہ ہے جو سردرِ کائنات وفخرِ موجودات، سیدِ وُلدِ آدم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہُوا۔ یہ وہ دائمی، عالمگیر اور اکمل ترین ضابطۂ حیات ہے جس پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ تمام نسلِ انسانی کی نجات وابستہ کی گئی ہے۔

اہلِ مغرب جنہیں اپنے علم وفضل پر بے حد ناز ہے، آج بھی اِس حقیقت کا برملا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ مسلمانوں نے دُنیا میں اُس وقت علوم وفنون کے دریا بہائے جب یورپ جہالت اور توہّم پرستی کے گرداب میں گھرا ہُوا تھا۔ نیز یہ کہ علم وفن کے میدان میں مسلمانوں کے اُن تمام کارہائے نمایاں کا اصل محرک وہ پاک صحیفۂ فطرت قرآن ہی ہے جس کی نسبت اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ (انعام : ۳۹) اور وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (نحل : ۹۰) یعنی ہماری یہ کتاب علوم ومعارف کا وہ ناپیداکنار سمندر ہے جس میں دُنیا کی تمام ابدی اور دائمی صداقتیں موجود ہیں۔ کوئی خوبی ایسی نہیں جو قرآن مجید میں نہ پائی جاتی ہو اور کوئی علم ایسا نہیں جس کے اُصول قرآن مجید میں بیان نہ کئے گئے ہوں۔ چنانچہ نامور عیسائی مؤرخ مسٹر ہورلیس شیپ اپنی کتاب BOOK THAT MOVED THE WORLD کے صفحہ ۳۳ پر لکھتے ہیں:-

"اس (مراد قرآن مجید۔ ناقل) کے ذریعہ ایک ایسی مہتم بالشان ثقافت معرضِ وجود میں آئی جس میں مشرق ومغرب کا علم سمویا ہُوا تھا۔ اس کی وجہ سے علم ریاضی، نجوم، علم کیمیا، علم طب، علم اشکال اور دیگر سائنسی علوم کو سمجھنے کے اعتبار سے انسانی فہم وادراک میں انتہائی ترقی ہوئی...... پیغمبرِ اسلام کی وفات کے بعد اس تمام اسلامی تہذیب کا شیرازہ قرآن اور اُس کی تعلیم کی وجہ سے بندھا رہا"۔

جہالت کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں سوئی ہوئی عرب قوم میں یکایک بیداری کا پیدا ہونا اور پھر اُن کا علمی، ثقافتی اور تمدّنی ترقی کے اعتبار سے بہت جلد باقی دُنیا پر سبقت لے جانا بذاتِ خود اِس امر کی دلیل ہے کہ بلاشک یہ قرآن مجید ہی کا اعجاز تھا جس نے ایک بادیہ نشین وحشی قوم کو نہ صرف دیکھتے ہی دیکھتے اُصولِ جہاں بانی پر حاوی کر دیا بلکہ وہ علوم وفنون کے میدان میں بھی دُنیا کے پیشوا تسلیم کئے گئے۔

مگر افسوس کہ عزّت ورفعت کے بامِ عروج کو چھو لینے کے بعد مسلمان بہت جلد فتح وکامرانی کے نشہ میں سرشار ہو کر اس مصدرِ علم وہدایت کو فراموش کر بیٹھے جس کی بدولت انہیں یہ تمام کامرانیاں حاصل ہوئی تھیں۔ نتیجتاً وہ اس چشمۂ روحانیت کی برکات وفیوض سے دُور ہوتے چلے گئے۔ اُن کی مملکتیں مٹ گئیں۔ ظاہری شان وشوکت قصّۂ پارینہ ہوگئی۔ اور آیتِ قرآنی وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (فرقان : ۳۰) غیروں کی بجائے خود ان پر چسپاں ہونے لگی۔

ذلّت وادبار کے اس طویل اور مایوس کُن دَور کے بعد ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ قوم مُسلم کے رجوع اِلی القرآن کے سامان پیدا فرماتا۔ تا مُسلمان ایک مرتبہ پھر قرآنِ مجید کی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھ کر فتح وکامرانی کی اُس شاہراہ پر گامزن ہوجاتے جسے وہ عہدِ ماضی میں گُم کر بیٹھے تھے۔ چنانچہ اس مقصد کو پُورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے موافق سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپؑ کے ذریعہ تنزّل وپستی کی عمیق وادیوں میں سرگرداں مُسلم قوم کو یہ زندگی بخش پیغام دیا کہ:-

"اے بندگانِ خُدا! یقین رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف وحقائق کا ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے۔ اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا کوئی دعویٰ کرتا ہے اُس کی پوری مدافعت اور پُورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۰)

قرآن مجید کے غیر محدود کمالات، لاانتہاء حقائق ومعارف اور اس کی تا ابد جاری وساری رُوحانی تاثیرات کا عملی ثبوت مہیّا کرنے کے ساتھ ساتھ آپؑ نے مُسلمانوں کو یہ نصیحت بھی فرمائی کہ اگر وہ دین ودُنیا میں ترقی اور فلاح سے ہمکنار ہونا چاہتے ہیں تو اس کے لئے فقط ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ کہ مُسلمان قرآنِ حکیم کی تعلیمات کو حرزِ جان بنائیں۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:-

"لوگ چاہتے ہیں کہ ترقی ہو۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ ترقی کس طرح ہُوا کرتی ہے...... جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے مُتبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کرسکتے۔ جس قدر وہ قرآن شریف سے دُور جارہے ہیں اسی قدر وہ ترقی کے مدارج اور راہوں سے دُور جارہے ہیں۔ قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹ تا ۳۱)

اس کے ساتھ آپؑ نے بطورِ خاص اپنی جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ:-

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجُور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدّم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدّم رکھا جائے گا"۔ (کشتی نوح تقطیع کلاں صفحہ ۱۳)

سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ ارشادات ہر احمدی سے تقاضا کرتے ہیں کہ وہ جہاں سب سے پہلے اپنے وجود اور ماحول کو قرآنی انوار سے منوّر کرے وہاں اس منبعِ نور وہدایت کی دُنیا میں بکثرت اشاعت پر بھی کمربستہ ہو۔ تا دُنیا اِس مامن کے سایہ تلے آکر ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِيْن اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن ؛

خورشید احمد انور

قرآنِ کریم کی رُوحانی تاثیرات !!

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"فرقانِ مجید باوجود ان تمام کمالاتِ بلاغت و فصاحت و احاطۂ حکمت و معرفت ایک رُوحانی تاثیر اپنی ذات بابرکات میں ایسی رکھتا ہے کہ اُس کا سچا اتباع انسان کو مستقیم الحال اور منوّر الباطن اور منشرح الصدر اور مقبولِ الٰہی اور قابلِ خطاب حضرتِ عزّت بنا دیتا ہے۔ اور اُس میں وہ انوار پیدا کرتا ہے اور وہ فیوضِ غیبی اور تائیداتِ لاریبی اس کے شاملِ حال کر دیتا ہے کہ جو اغیار میں ہرگز پائی نہیں جاتیں۔ اور حضرتِ اَحدیّت کی طرف سے وہ لذیذ اور دلآرام کلام اس پر نازل ہوتا ہے جس سے اس پر دمبدم کُھلتا جاتا ہے کہ وہ فرقانِ مجید کی سچّی متابعت سے اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کی سچّی پیروی سے اُن مقامات تک پہنچایا گیا ہے کہ جو محبوبانِ الٰہی کے لئے خاص ہیں۔ اور ان ربّانی خوشنودیوں اور مہربانیوں سے بہرہ یاب ہو گیا ہے۔ جن سے وہ کامل ایماندار بہرہ یاب تھے جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور نہ صرف مقال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر بھی ان تمام محبّتوں کا ایک صافی چشمہ اپنے پُرصدق دل میں بہتا ہُوا دیکھتا ہے۔ اور ایک ایسی کیفیت تعلّق باللہ کی اپنے منشرح سینہ میں مشاہدہ کرتا ہے جس کو نہ الفاظ کے ذریعہ سے اور نہ کسی مثال کے پیرایہ میں بیان کر سکتا ہے اور اپنے انوارِ الٰہی کو اپنے نفس پر بارش کی طرح برستے ہوئے دیکھتا ہے۔ اور وہ انوار کبھی اخبارِ غیبیہ کے رنگ میں اور کبھی علوم و معارف کی صُورت میں اور کبھی اخلاقِ فاضلہ کے پیرایہ میں اس پر اپنا پرتَو ڈالتے رہتے ہیں۔ یہ تاثیرات فرقانِ مجید کی سلسلہ وار چلی آتی ہیں۔ اور جب سے کہ آفتابِ صداقت ذاتِ بابرکات آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم دُنیا میں آیا۔ اسی دم سے آج تک ہزارہا نفوس جو استعداد اور قابلیت رکھتے تھے، متابعتِ کلامِ الٰہی اور اتباعِ رسولِ مقبول سے مدارجِ عالیہ مذکورہ تک پہنچ چکے ہیں۔ اور پہنچتے جاتے ہیں۔ اور خدائے تعالیٰ اس قدر اُن پر پے در پے اور علی الاتّصال تلطّفات و تفضّلات وارد کرتا ہے اور اپنی حمایتیں اور عنایتیں دِکھلاتا ہے۔ کہ صافی نگاہوں کی نظر میں ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ لوگ منظورانِ نظرِ اَحدیّت سے ہیں۔ جن پر لُطفِ ربّانی کا ایک عظیم الشّان سایہ اور فضلِ یزدانی کا ایک جلیل القدر پیرایہ ہے اور دیکھنے والوں کو صریح دِکھائی دیتا ہے کہ وہ انعاماتِ خارقِ عادت سے سرفراز ہیں۔ اور کراماتِ عجیب اور غریب سے ممتاز ہیں۔ اور محبُوبیت کے عطر سے مُعطّر ہیں۔ اور مقبولیت کے فخروں سے مفتخر ہیں۔ اور قادرِ مُطلق کا نُور اُن کی صحبت میں، اُن کی توجّہ میں، اُن کی ہمّت میں، اُن کی دُعا میں، اُن کی نظر میں، اُن کے اخلاق میں، اُن کی طرزِ معیشت میں، ان کی خوشنودی میں، اُن کے غضب میں، ان کی رغبت میں، ان کی نفرت میں، ان کی حرکت میں، ان کے سکون میں، اُن کے نطق میں، اُن کی خاموشی میں، ان کے ظاہر میں، ان کے باطن میں ایسا بھرا ہُوا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایک لطیف اور مُصفّا شیشہ ایک نہایت عُمدہ عطر سے بھرا ہُوا ہوتا ہے۔ اور اُن کے فیضِ صُحبت اور ارتباط اور محبّت سے وہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں کہ جو ریاضاتِ شاقّہ سے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اور اُن کی نسبت ارادت اور عقیدت پیدا کرنے سے ایمانی حالت ایک دُوسرا رنگ پیدا کر لیتی ہے۔ اور نیک اخلاق کے ظاہر کرنے میں ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور شوریدگی اور امّارگی نفس کی رُوبکمی ہونے لگتی ہے۔ اور اطمینان اور حلاوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بقدرِ استعداد اور مناسبت ذوقِ ایمانی جوش مارتا ہے۔ اور اُنس اور شوق ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور التذاذ بذکر اللہ بڑھتا ہے۔ اور ان کی صُحبتِ طویلہ سے بضرورت یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ اپنی ایمانی قوتوں میں اور اخلاقی حالتوں میں اور انقطاع من الدُّنیا میں اور توجّہ الی اللہ میں اور محبّتِ الٰہیہ میں اور شفقت علی العباد میں اور وفا اور رضا اور استقامت میں اس عالی مرتبہ پر ہیں جس کی نظیر دُنیا میں نہیں دیکھی گئی۔ اور عقلِ سلیم فی الفور معلوم کر لیتی ہے کہ وہ بند اور زنجیریں ان کے پاؤں سے اُتار لئے گئے ہیں جن میں دُوسرے لوگ گرفتار ہیں۔ اور وہ تنگی اور انقباض ان کے سینہ سے دُور کیا گیا ہے۔ جس کے باعث سے دُوسرے لوگوں کے سینے منقبض اور کوفتہ خاطر ہیں۔ ایسا ہی وہ لوگ تحدیث اور مکالماتِ حضرتِ اَحدیّت سے بکثرت مشرّف ہوتے ہیں۔ اور متواتر اور دائمی خطابات کے قابل ٹھہر جاتے ہیں۔ اور حق جلّ و علیٰ اور اس کے متعدّد بندوں میں ارشاد اور ہدایت کے لئے واسطہ گردانے جاتے ہیں۔ ان کی نورانیت دُوسرے لوگوں کو منوّر کر دیتی ہے۔ اور جیسے موسمِ بہار کے آنے سے نباتی قوتیں جوش زن ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی اُن کے ظہور سے فطرتی نُور طبائعِ سلیمہ میں جوش مارتے ہیں۔ اور خود بخود ہر ایک سعید کا دِل یہی چاہتا ہے کہ اپنی سعادتمندی کی استعدادوں کو بکوششِ تمام منصّۂ ظہور میں لاوے۔ اور خوابِ غفلت کے پردوں سے خلاصی پاوے۔ اور معصیت اور فسق و فجور کے داغوں سے اور جہالت اور بے خبری کی ظلمتوں سے نجات حاصل کرے۔ سو اُن کے مُبارک عہد میں کچھ ایسی خاصیت ہوتی ہے اور کچھ اس قسم کا انتشارِ نورانیت ہو جاتا ہے کہ ہر یک مومن اور طالبِ حق طاقتِ ایمانی اپنے نفس میں بغیر کسی ظاہری موجب کے انشراح اور شوق دینداری کا پایا جاتا ہے۔ اور ہمّت کو زیادت اور قوّت میں دیکھتا ہے۔"

(براہینِ احمدیّہ حصّہ چہارم صفحہ ۴۴۲ تا ۴۴۴

حاشیہ در حاشیہ ۲)

اَوصافِ قرآنِ مجید

کلام سیّدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام

نُورِ فرقاں ہے جو سب نُوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نِکلا !

یا الٰہی تیرا فُرقاں ہے کہ اِک عالَم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مُہیّا نِکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دُکانیں دیکھیں
مَئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نِکلا

کِس سے اِس نُور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نِکلا

ہے قصُور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نُور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بَیضا نِکلا

قرآنِ کریم کی تعلیم کیلئے نفس کی پاکیزگی اسلئے ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے!

جب تک انسانی فطرت اور مزاج میں پاکیزگی داخل نہ ہو قرآن کریم کے علوم ہرگز سمجھ نہیں آسکتے!

جو مطہر ہو کر اس کلام میں تحقیق کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں بے انتہا فضلوں کا وارث بنائے گا!

اٹھارہویں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب ۔ فرمودہ ۱۷ وفا (جولائی) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر سال پہلے سے زیادہ بڑھ کر خوشیوں کی خبریں لے کر آتا ہے ۔ اور ہر سال اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ یہی ایک ترقی پذیر جماعت ہے ۔ جس کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا رہا ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ آگے ہی بڑھتا رہے گا ۔ آپ نے تعلیم القرآن کلاس کی جو رپورٹ سنی ہے وہ خدا کے فضل سے بہت ہی خوشکن ہے اور جیسا کہ اعداد و شمار سے ظاہر ہے ہر لحاظ سے پہلے کی نسبت زیادہ محنت کے ساتھ جزئیات میں جاکر اور بڑی تفصیل کے ساتھ کوشش کی گئی ہے کہ ہمارے طلباء اور طالبات کو اس چند دن کے وقفہ کے دوران زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے ۔ اور یہاں سے وہ ایک نیا وجود لے کر واپس جائیں ۔ اور ایسی CASSETTES بھی ساتھ لے جاسکیں جن سے وہ اپنے علاقہ میں دیگر احباب کو بتائیں کہ وہ کیا سُن کر آئے ہیں اور کیا روحانی لذت انہوں نے حاصل کی اور تا اپنے حلقہ میں بھی چھوٹی سطح پر تربیتی کلاسز منعقد کر سکیں ۔

پس یہ تو خوشی کی خبر ہے کہ ترقی کی طرف قدم بڑھ رہا ہے ۔ لیکن اس میں

ایک پہلو فکر کا

بھی ہے ۔ قدم آگے بڑھنے میں سب سے زیادہ مستورات نے حصّہ لیا ہے ۔ اور جہاں تک مردوں کے کوائف کا تعلق ہے وہ کم و بیش اتنے ہی ہیں جتنے گذشتہ سال تھے ۔ ان کے اعداد و شمار میں بہت ہی معمولی تبدیلی ہوئی ہے ۔ پس زیادہ تر اضافہ ہماری بہنوں اور خواتین کی جد و جہد اور خلوص کا نتیجہ ہے ۔

گذشتہ سال میں نے توجہ دلائی تھی کہ ہماری مستورات خدا تعالیٰ کے فضل سے بیدار ہو کر آگے بڑھ رہی ہیں ۔ یہ بات مردوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ مرد عورتوں کو نمایاں طور پر آگے نکلنے دیں ۔ یہ پہلو جماعت کے لئے تو بہرحال اطمینان بخش ہے کہ ہماری مستورات بیدار ہو رہی ہیں ۔ اور ان میں غیر معمولی جذبۂ خلوص اور ایمان نئی اُمنگیں لے کر اُٹھ رہا ہے ۔ اس لئے انہیں روکنے کا سوال نہیں ۔ سوال تو یہ ہے کہ مرد جو خاموش ہو کر پیچھے رہ گئے ہیں

کہیں وہ وقت نہ آئے

کہ مردوں کو چوڑیاں بھی پہننی پڑ جائیں ۔ اتنا حیرت انگیز فرق پیدا ہو گیا ہے جو اس سے پہلے کبھی بھی نہیں ہُوا تھا کہ مستورات کی تعداد طلباء سے گزشتہ سال تو اڑھائی گنا زیادہ تھی اور اب ساڑھے تین گنا ہو گئی ہے ۔ مستورات تو مبارکباد کی مستحق ہیں لیکن آپ لوگوں کے لئے بڑی فکر کی بات ہے ۔ اور قومی رجحان جو اس سے ظاہر ہو رہا ہے ممکن ہے کہ وہ بعض دفعہ ایک خطرناک کمزوری کی طرف اشارہ کر رہا ہو ۔ مردوں میں دینی دلچسپی اگر عورتوں سے بڑھ کر نہیں تو کم از کم مستورات جتنی ہونا ضروری ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے تربیت اور اخلاقی معیار قائم رکھنے کی ذمہ داریاں زیادہ تر مرد پر ڈالی ہیں کیونکہ اُسے قوّام قرار دیا گیا ہے ۔ تو جن پر ذمہ داری ہو وہ پیچھے رہ جائیں یہ تو بہت ہی فکر کی بات ہے اس لئے یہ جائزہ بھی لینا چاہیئے کہ مختلف اضلاع سے گزشتہ سال کتنی تعداد میں طلباء شریک ہوئے تھے اور امسال کتنے طلباء شریک ہوئے ہیں ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض اضلاع سے پہلے کی نسبت بہت زیادہ تعداد آئی ہو اور بعض اضلاع پہلے سے بہت پیچھے رہ گئے ہوں ۔ لہٰذا مرکز سے بروقت انہیں انتباہ ہونا چاہیئے ۔ اور ان کے اُمرائے ضلع، قائدین اضلاع اور زعماء انصار اللہ سے پوچھا جانا چاہیئے کہ آپ کا ضلع آپ کی آنکھوں کے سامنے پیچھے رہ رہا ہے ۔ اور آپ کو ہوش نہیں ہے ۔ اور آئندہ کے لئے انہیں خاص طور پر متنبہ کرنا چاہیئے کہ جو بھی کمزوریاں ضلع میں پیدا ہوتی ہیں ان کو دُور کرنے کی طرف توجہ کریں اور یہ جائزہ بھی جماعت وار لیں کہ کیوں نوجوان پیچھے رہ رہے ہیں ۔ کونسی دلچسپیاں ایسی ہیں جن میں وہ مصروف ہیں ۔ گرمی کے اس موسم میں وہ پہاڑوں پر تو نہیں چلے گئے ۔ جہاں تک میرا تاثر ہے، ایک فیصد ی بھی ایسا نہیں ہوگا جو پہاڑوں پر چلا گیا ہو ۔ وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کیا کر رہے ہیں ۔ مرکز میں آکر تربیتی کلاس میں حصّہ لیں اور ایک نیا ولولہ ایک نئی رُوح لے کر واپس جائیں ۔

پس جہاں تک خواتین کا تعلق ہے میں پھر یہی کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ

ہماری مستورات کی بیداری مبارک

کرے ۔ آج نہیں تو کل اس کے بہت اچھے اثرات احمدیت پر ظاہر ہوں گے ۔ کیونکہ آج کی بچیاں مستقبل کی مائیں بننے والی ہیں ۔ اور جتنا زیادہ یہ بچیاں دین کی طرف توجہ کر رہی ہیں اُتنا ہی زیادہ ہمارا یقین بڑھتا ہی چلا جاتا ہے کہ احمدیت کی آئندہ نسلیں زیادہ بہتر ماحول میں تربیت پائیں گی ۔ زیادہ بہتر گودوں میں پلیں گی ۔ اور آج کی نسل میں اگر کوئی کمزوری رہ گئی ہے تو یہ خواتین انشاء اللہ اس کی تلافی اگلی نسلوں میں کر دیں گی ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس قوم کی مائیں اچھی ہو جائیں، جس قوم کی ماؤں کی اعلیٰ تربیت کر دی جائے اس قوم کے مستقبل کے متعلق کسی خدشہ کا سوال باقی نہیں رہتا ۔

جہاں تک قرآن کریم کے مطالعہ اور اس سے ذاتی استفادہ کا تعلق ہے اس کے دو پہلو ہیں ۔ اوّل یہ کہ آپ ایسے مفسرین کی تفسیروں سے فائدہ اُٹھائیں جو اہل اللہ ہیں ۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے روحانی علم عطا فرمایا ہے اور ان کی آنکھ سے قرآن کریم کو دیکھ کر اس سے محبت پیدا کریں ۔ حقیقت یہی ہے کہ ہر مبتدی اور سالک کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم سے متعلق ابتدائی تصوّر صحیح کرنے کے لئے ان بزرگوں سے قرآن کریم پڑھے جن کی آنکھ کو اللہ تعالیٰ نے نورِ بصیرت عطا فرمایا ہو اور جن کی خود تربیت فرمائی ہو ۔ تاکہ کلام اللہ کا صحیح مرتبہ اور مقام ان پر ظاہر ہو ۔ اور وہ اس سے متعلق اپنے نفس کی کجی کے نتیجہ میں کوئی غلط رائے قائم نہ کرلیں ۔

قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، قرآن سے محبت رکھنے والے اور اس کے مطالعہ میں آگے بڑھنے کا شوق رکھنے والے کو سب سے زیادہ زور اس بات پر دینا چاہیئے کہ وہ قرآن کریم کا مطالعہ اللہ تعالیٰ کے مقدس بندوں کی تفاسیر کی مدد سے کرے ۔ لیکن اس کے باوجود ہر انسان کے لئے قرآن کریم کے ساتھ ایک ذاتی تعلق اس حد تک پیدا ہونا ضروری ہے کہ وہ براہِ راست بھی قرآن کریم کے معارف کا پھل کھائے، ایسا پھل جو اس کے ہاتھ آگے بڑھانے کے نتیجہ میں اسے ملا ہو ۔ ایسا پھل جو اس کے غور، تدبّر، فکر اور تعلق باللہ کے نتیجہ میں اسے حاصل ہُوا ہو ۔ جب تک یہ مقام حاصل نہ ہو اس وقت تک انسان صحیح معنوں میں ان لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتا جن کو خدا تعالیٰ کے حضور حاضری میں ایک دوام حاصل ہو جاتا ہے ۔ اور جو اس کے ساتھ ایک عالمِ بقا میں رہنے لگ جاتے ہیں ۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر انسان کا

کلام الٰہی سے ذاتی تعلق

پیدا ہو جائے ۔ اس سلسلہ میں کیا طریق ہے کون سے علوم کا مطالعہ کیا جائے جن کے نتیجہ میں ہم قرآنِ کریم کے معارف کو براہِ راست حاصل کر سکیں ۔ جہاں تک علوم کے مطالعہ کا تعلق ہے وہ تو میں نے بتا دیا کہ اہل اللہ کی تفاسیر مثلاً حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر یا آغازِ اسلام میں اُن بزرگ صحابہؓ کی تفاسیر جنہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے براہِ راست تربیت کا فیض پہنچا ۔ اور انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائیں لیں اور آپؐ نے دُعائیں دیں کہ اے خدا ان کو فہم قرآن عطا فرما ۔

پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی تفاسیر کا خاص مقام اور مرتبہ ہے ۔ جہاں تک علم کا تعلق ہے یہی دو دروازے ہیں ۔ پہلے دَور میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تربیت یافتہ صحابہؓ کی تفاسیر اہمیت رکھتی ہیں ۔ اور دوسرے دَور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے تربیت یافتہ اصحابؓ کی تفاسیر اہمیت کی حامل ہیں ۔ قرآنی حقائق و معارف سمجھنے کے لئے صرف علم کافی نہیں ہے بلکہ کچھ اور بھی چاہیئے ۔ وہ اور کیا ہے؟ اس کے متعلق قرآن کریم خود فرماتا ہے

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ○ (سورۃ الواقعہ آیت ۷۹)

یہ عجیب کتاب ہے کہ ظاہری طور پر تم اس کو ہاتھ لگا بھی لو تب بھی خدا تعالیٰ کی نظر میں تم اسے مَس کرنے سے بہت دُور ہو۔ جب تک کہ تم خدا کی طرف سے پاک نہ کئے جاؤ۔ پس یہی ایک ارفع و اعلیٰ علم ہے جس کا پاکیزگی سے تعلق ہے۔ دُنیا میں کوئی ایسا علم نہیں جسے حاصل کرنے کیلئے

پاکیزگی کی تعلیم

دی گئی ہو۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ نفسیات۔ اقتصادیات اور علم ادب کے علاوہ علوم کی اور بھی کئی شاخیں ہیں۔ لیکن کبھی آپ نے سکول یا کالجز میں یہ بات نہیں سُنی ہو گی کہ اگر تم فلاں علم میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو پاک ہو جاؤ۔ اگر کوئی اُستاد ایسا کہے تو آپ سارے ہنس پڑیں گے کہ پاگل ہو گئے ہو۔ علم حاصل کرنے کا پاکی سے کیا تعلق؟ پاکیزگی اپنی جگہ اور علم اپنی جگہ۔ ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اس آیت میں بظاہر یہ عجیب مضمون ہے اور کوئی ہنسی نہیں آتی بلکہ انسان بڑی سنجیدگی سے غور کرتا ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ پاکیزگی کا حکم دیا گیا ہے۔

اس مضمون پر اگر آپ غور کریں تو آپ کو یہ معلوم ہو گا کہ دراصل ایک چیز بہرحال ہر علم میں قدرِ مشترک ہے اور وہ "سچائی" ہے۔ اس کے بغیر دُنیا کا کوئی علم بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ جہاں تک علم کی جستجو کا تعلق ہے سچائی سے مُراد یہ ہے کہ انسان دیانتداری کے ساتھ سیاہ کو سیاہ اور سفید کو سفید کہنے کی جرأت رکھتا ہو۔ اپنی مرضی سے مشاہدات کو کسی خاص سمت میں ہانکنے کی کوشش نہ کرے۔ بلکہ مشاہدات، واقعات اور حقائق اُس کی جس طرف بھی راہنمائی کریں اس کی پیروی کرے۔ یہی وہ بُنیادی سچائی ہے جو ہر علم کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ اس سچائی کے بغیر آج تک کبھی کسی سائنس یا علم کی کسی شاخ نے ترقی نہیں کی۔ اہلِ یورپ نے بھی جو ترقی کی ہے، اُن میں سے بڑے بڑے چوٹی کے سائنسدانوں کو یہ امتیازی شان حاصل رہی ہے کہ وہ بہت سچے تھے ان معنوں میں سچے کہ انہوں نے اپنے تصورات اور اپنی خواہشات کو تحقیقات پر اثر انداز نہیں ہونے دیا بلکہ اپنے آپ کو کلیتہً خدا تعالیٰ کے تخلیق کردہ حقائقِ فطرت کے سپرد کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت (NATURE) کو جس طریق پر بھی پیدا فرمایا تھا انہوں نے بعینہٖ اس کی پیروی کی اور اپنی خواہشات کے مطابق فطرت NATURE کو مسخ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ یہ وہ سچائی ہے جس کے نتیجہ میں تمام علوم حاصل ہوتے ہیں۔ اور جس کے بغیر کوئی علم بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو محض سچائی سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اس کا ایک اپنا ارفع و اعلیٰ اور پاکیزہ مقام ہے۔ اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے

فطرت کی پاکیزگی

ضروری اَمر ہے۔ اس کے لئے محض [illegible] نہیں۔ ورنہ ہر مقام پر خواہ انسان بظاہر کتنا ہی سچا ہو اُسے ٹھوکریں ہی ملیں گی۔ اور وہ قرآن کریم کے مفہوم کا تصوّر بھی نہیں کر سکے گا۔ یہ ایک پاک فضا اور ایک الگ دُنیا ہے۔ اس دُنیا میں معارف کا پھل صرف انہیں حاصل ہوتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق نصیب ہوتا ہے۔ اور جنہیں قرآنی علوم اور معارف سے ایک ذاتی تعلق پیدا ہو جاتا ہے اُن کی فطرت میں وہ پاکیزگی آجاتی ہے جو قرآن کے پاکیزہ کلام کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔

ہر فصل کے لئے ایک خاص موسم اور ماحول ہوتا ہے۔ اس ماحول سے الگ کر کے جب اس فصل کو لگانے کی کوشش کی جائے تو وہ پنپ نہیں سکتی۔ اگرچہ اس کی دیگر ساری ضروریات پوری کر دی جائیں۔ لیکن جب تک وہ ماحول اور فضا جو اس کے پنپنے کے لئے ضروری ہے وہ مہیا نہ کی جائے اس وقت تک اسے پھل نہیں لگ سکتا۔

پس قرآن کریم کے فہم کے لئے نفس کی پاکیزگی اِس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس میں

ظاہری و باطنی پاکیزگی کا مضمون

بیان ہُوا ہے۔ [illegible] انسانی فطرت اور مزاج میں پاکیزگی داخل نہ ہو قرآن کریم کے [illegible] ہرگز سمجھ نہیں آسکتے۔ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجُود اور دیگر انبیاء کا اس میں بکثرت ذکر ہے اور ہر مقام پر جہاں خُدا کے [illegible] ارفع بندوں کا ذکر ہے، وہاں، ایسے امکانات موجود ہیں کہ ایک دُنیا دار گندی فطرت والا انسان جو بظاہر سچا ہی لگتا ہو لیکن پاک نہ ہو وہ اُنہی مضامین کے غلط معانی اخذ کر کے بالکل اور مضمون پیدا کر دے۔ یا اپنے گندے مزاج کے مطابق سوچے اور اسی کے مطابق نتیجہ نکالے۔ اگرچہ بظاہر وہ سچا بھی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی موقعہ ہو جسے دو مختلف زاویوں سے جانچا جا سکتا ہو تو اس صورت میں گندا نتیجہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے اور پاکیزہ بھی۔ گندے لوگ گندے نتائج اور پاک فطرت رکھنے والے پاکیزہ نتائج اخذ کریں گے۔ تو اگر دُنیا پاک لوگوں کی ہو تو گندے آدمی کا ہر نتیجہ غلط نکلے گا۔ اسی لئے قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ عجیب کتاب ہے کہ بعض لوگوں کے لئے تقویٰ اور تزکیۂ نفس کا اور بعض کی بیماریاں بڑھانے کا موجب بن جاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی پھوپھی زاد بہن سے نکاح کی اجازت دی جو حضرت زید کی منکوحہ تھیں اور فرمایا کہ جب زید طلاق دیں تو تجھے شادی کی اجازت ہے۔ اب یہ ایک واقعہ ہے۔ وہ لوگ جو پاک فطرت رکھتے ہی نہیں، جو جانتے ہی نہیں کہ

نفس کی پاکیزگی

ہوتی کیا ہے۔ جن کی ساری زندگی بدکرداریوں میں بسر ہوتی ہے۔ وہ جب اس آیت کو پڑھتے ہیں تو لازماً گندا نتیجہ نکالتے ہیں۔ اور غلط نتائج اخذ کر کے خود بھی ہلاک ہوتے ہیں اور دُوسروں کی ہلاکت کا موجب بھی بن جاتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو اس پاک جہان سے واقف ہیں، جو جانتے ہیں کہ اہل اللہ کا مزاج کیا ہے اور اُن کے دِل کی کیفیات کیا ہوتی ہیں، اُن کی صحبت میں رہ کر انہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اَور قسم کے لوگ ہیں۔ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی کسی شک میں مُبتلا نہیں ہوتے کہ اصل واقعہ کیا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قلبی کیفیات کیا ہوں گی۔ خُدا نے کس طرح آپ کے مزاج کے خلاف آپ کو مجبور کیا ہے، تو دیکھئے ایک ہی آیت سے کس قدر دو مختلف نتائج نکالے گئے۔

فرائڈ ایک مشہور ماہر نفسیات

ہے جس نے علم نفسیات میں بعض نظریات پیش کئے۔ اور خوابوں کی تعبیر میں اس نے بہت کام کیا ہے۔ جہاں تک علوم کے دائرہ میں اس کی ذات کا تعلق ہے وہ ان معنوں میں سچا تھا کہ جو کچھ وہ دیکھتا [illegible] بیان کیا کرتا تھا۔ اور جو نتیجہ اخذ کرتا وہ بھی درست بیان کرتا۔ لیکن وہ ایک ایسا بدکردار اور ناپاک انسان تھا جس کے وجود میں پاکیزگی کو کوئی بھی دخل نہیں تھا۔ اس لئے اس نے ہر موقع پر انبیاء پر حملے کئے۔ گند اچھالے اور ان کی نیتوں کی [illegible] غلط تعبیریں پیش کیں۔ وہ خوابوں کی نہایت ہی گندی تعبیریں کرتا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے ایک مغلوب الشہوات شخص ہے جس کی زندگی میں سوائے شہوت کے اور کوئی چیز ہی عمل پیرا نہیں۔ اور جو بات بھی اُسے نظر آئے وہ اُس کی تعبیر کرتا چلا جاتا ہے۔ ایسا شخص تو خوابوں کی حقیقت پہچاننے کا بھی اہل نہیں ہے۔ کجا یہ کہ وہ قرآنی علوم میں دخل دے۔ اور ان سے نتائج اخذ کرے۔ یہی وجہ ہے اور آپ حیران ہوں گے یہ جان کر کہ دُنیا کے بڑے بڑے چوٹی کے علماء جو مُستشرق کہلاتے ہیں انہوں نے عربی کے مطالعہ اور قرآن کریم کے تحقیق میں بڑی محنتیں کیں اور اسی میں اپنی عمریں صرف کر دیں۔ مگر انہوں نے ایسی لغو اور سطحی تفسیریں لکھی ہیں کہ انہیں پڑھ کر ایک تربیت یافتہ احمدی بچہ بھی ہنس پڑے گا کہ اس جاہل کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ اصل بات کیا ہے اور کیا نتیجہ اخذ کیا جانا چاہیئے تھا۔

یوں معلوم ہوتا ہے جیسے

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ایک احمدی شعور کے سامنے

وہ لوگ PIGMY ہیں۔ افریقن پگ می (PIGMY) اُن باشندوں کو کہتے ہیں جو قد کے لحاظ سے غیر معمولی طور پر چھوٹے ہوں۔ یہ باشندے آسٹریلیا اور سنٹرل افریقہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ یعنی اتنے چھوٹے قد کے ہیں کہ آپ انہیں دیکھ کر حیران رہ جائیں۔ تو ایک آدمی جو بہت ہی حقیر اور بے حیثیت دکھائی دے، انگریزی میں اسے PIGMY کہتے ہیں۔

پس احمدی شعور چونکہ مُطہّر ماحول کی پیداوار ہے اس لئے احمدی بچہ اور نوجوان بھی ان بظاہر بڑے بڑے مستشرقین کی طرف جب دیکھتا ہے اور اُن کی تفسیروں کا مطالعہ کرتا ہے تو انہیں ایسے دیکھتا ہے جیسے ایک بڑا قد آور انسان ایک PIGMY کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ حالانکہ طالب علم کے لحاظ سے وہ ان سے بہت زیادہ ہیں۔ یعنی دسویں کا ایک احمدی طالبِ علم جسے عربی بھی اچھی طرح نہ آتی ہو، ایک ایف۔ اے یا بی۔ اے کا طالب علم یا مولوی فاضل بھی ہو اس کا

دُنیاوی اور ظاہری علم

ان مستشرقین کے مقابل پر جن کا میں ذکر کر رہا ہوں، اُن میں سے بعض کے مقابل پر ایک طفلِ مکتب کے علم کی حیثیت رکھتا ہے۔ بڑے بڑے علماء جنہوں نے بڑا تفحّصِ علمی کیا ہے اور اپنی ساری زندگیاں علم کی جستجو کے لئے وقف کی ہیں۔ مگر جب وہ قرآنی علوم سے متعلق بات کرتے ہیں تو ان کی گفتگو بالکل لغو، بے معنی اور غلط ہوتی ہے۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی سیرت اور آپؐ کے اخلاق کا ذکر کرتے ہیں تو ان کا بیان محض جھوٹ اور کذب پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ لوگ خود گندے، دُنیا کی پیداوار اور دہریت کے ماحول میں پرورش پانے والے ہوتے ہیں۔ وہ یہ سوچ ہی نہیں سکتے کہ خُدا ہے اور اس نے کسی سچے انسان سے کلام کیا ہو۔ شروع سے آخر تک سلسل ان کی

نیتوں میں جھوٹ

شامل ہوتا ہے اور یہ بدنظرتی اور گندگی انہیں قرآنی علوم سے بالکل محرُوم کر دیتی ہے۔ وہ ہر جگہ غلط نتیجہ نکالتے ہیں۔ اِسی لئے قرآن کریم فرماتا ہے

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

کہ یہ کتاب بظاہر تو بڑے بڑے عُلماء کے ہاتھ میں بھی آئے گی جو دُنیا میں بڑے مقام رکھتے ہوں گے۔ اور بظاہر کم علم لوگوں کے ہاتھ میں بھی آئے گی جو دُنیا کی نظروں میں کوئی مقام نہیں رکھتے۔ لیکن وہ ناپاک لوگ ہیں اور یہ مطہّر بندے ہیں۔ اور تم دیکھو گے کہ مطہّر بندوں کو قرآنی معارف عطا کئے جائیں گے۔ اور دُنیا کے بڑے بڑے عُلماء ان معارف سے محروم رہ جائیں گے۔

پس آج کے اِس دَور بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے وصال سے لے کر آج تک جو تفاسیر لکھی گئیں ان میں

تفسیر کبیر کا مقام

ایک حیرت انگیز مقام ہے۔ جس زاویۂ نگاہ سے بھی آپ اسے دیکھیں، کوئی دُوسری تفسیر اس کے قریب، قریب بھی آپ کو نظر نہیں آئے گی۔ یہ تفسیر بہت ہی عظیم الشان اور بہت ہی حقائق و معارف پر مشتمل ہے۔ اہلِ عرب میں سے جنہوں نے اس تفسیر کا مطالعہ کیا وہ یہ اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے کہ اس کے مطالعہ سے انسانی فطرت پر اتنا گہرا اثر پڑتا ہے کہ جس شخص نے یہ تفسیر کی ہے وہ ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ وہ لازماً اہل اللہ ہے۔ ظاہری تعلیم کیا تھی پانچویں بھی فیل چھٹی بھی فیل ساتویں بھی فیل آٹھویں بھی فیل نویں بھی فیل حتّٰی کہ دسویں بھی فیل۔

ہر دفعہ ترقی دیئے گئے۔ گویا یہ ہے آپ کا سارا تعلیمی کردار۔ اور اس کے مقابل پر آپ میں سے اکثر وہ ہوں گے جنہوں نے دسویں میں بڑے اچھے نمبر لیے اور فسٹ ڈویژن حاصل کی ہے۔ ایسے بھی یہاں ہیں جو آج بڑے چوٹی کے علماء ہیں جنہوں نے مولوی فاضل کیا تفحّصِ علمی کیا اور بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کیں۔ یا ویسے ہی اُن کا علمی کیریئر بہت اچھا اور وسیع ہے۔ لیکن جب وہ تفسیرِ کبیر کا مطالعہ کرتے ہیں تو زانوئے ادب تہہ کرتے ہوئے سامنے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور قدم قدم پر سمجھتے ہیں کہ یہ

ایک عظیم الشّان مفسّر کا کلام

ہے۔ جو کلام اللہ کے مزاج سے خُوب اچھی طرح واقف ہے۔ وہ کیا فرق ہے؟ وہ یہی تو فرق ہے کہ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ جنہیں خدا پاک کرے اور اپنی طرف سے علم عطا کرے جن کی تہذیبِ اخلاق کرے جن کے مزاج کو اپنے فضل سے کلام اللہ کے مزاج کے مطابق کر دے وہی ہوتے ہیں جو تفسیر کرنے اور سمجھنے کے اہل ہیں۔

پس آپ اِس مثال سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ یہی نتیجہ نکلے گا کہ اگر قرآن کریم سے محبت ہے اگر قرآنی علوم و معارف کا پھل حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مُطہّر بننے کی کوشش کریں۔ اپنے نفوس کو پاک کریں۔ اپنے مزاج میں نیک تبدیلی پیدا کریں۔ اپنے سر خُدا کے حضور جُھکا دیں۔ اس کی رضا کے تابع ہو جائیں۔ پھر قرآن کا جب آپ مطالعہ کریں گے تو عظیم الشان معارف کے پھل آپ کو بھی نصیب ہوں گے۔ قرآن کسی ایک شخص کے لئے نہیں اُتارا گیا تھا۔ قرآن کسی ایک فردِ واحد کی ملکیت نہیں۔ قرآن ایک خاندان یا ایک قوم کی ملکیت نہیں۔ قرآن کریم ایک عظیم الشان کتاب ہے جو ہم سب کے لئے برابر درجہ رکھتی ہے۔ کالا ہو یا گورا، شرقی ہو یا غربی، کِسی خاندان یا کِسی نسل سے تعلق رکھتا ہو، صرف ایک شرط ہے کہ مطہّر ہو جائے۔ جو مطہّر ہو کر اس کلام میں تفحّص کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے بے انتہا فضلوں کا وارث بنائے گا۔ اور بے انتہا معارف کے شیریں اور باقی رہنے والے پھل اُس کو عطا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم میں بکثرت ایسے لوگ پیدا ہوں جو مطہّر ہوتے ہوئے کلام اللہ کی معرفت اور اس کے مقام اور اس کے مرتبہ کو خود بھی جانچیں، خود بھی سمجھیں اور دُنیا کو بھی ان معارف سے آشنا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

(منقول از الفضل ۲ راگست ۱۹۸۳ء)

درخواست ہائے دُعا

● ۔ مکرم سعید اللہ میر صاحب یاری پورہ مبلغ -/۵ روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ● ۔ مکرم طاہر احمد صاحب میاں نورنہ مٹی مبلغ -/۵ روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی اور بچوں کی دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ مکرم ڈاکٹر شیخ محمد حنیف صاحب چک ایرچھ اپنے اور بیٹے کی صحت و سلامتی کے لئے ● ۔ مکرم بشیر احمد خان صاحب چک ایرچھ کی تین بیٹیاں (دو P.U.C. اور ایک میٹرک کے) امتحان میں شامل ہو رہی ہیں نمایاں کامیابی کے لئے ● ۔ مکرم عبد الغفار صاحب شیخ چک ایرچھ مستقل ملازمت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ ● ۔ مکرم میر عبد القیوم صاحب چک ایرچھ مبلغ -/۱۰ روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے بیٹے شمیم احمد میر جس کی P.U.C. کے امتحان میں کامیابی بزرگانِ سلسلہ کی دُعاؤں سے ہُوئی، روشن مستقبل کے لئے۔ ● ۔ مکرم غلام رسُول صاحب بانڈے ماندوجن مبلغ -/۹ روپے اعانتِ بدر میں ادا کر کے اپنی صحتِ کاملہ، کاروبار میں برکت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ مکرم عبد الغفار صاحب گنائی رشی نگر مبلغ -/۵ روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے مشکلات کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے جملہ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔ (ادارہ)

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السّلام)

پیشکش

SK. GHULAM HADI & BROTHERS,
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR P.O. BHADRAK, Distt:- BALASORE (ORISSA) PHONE NO. 122-253

فجی کا نوروزہ کامیاب دورہ فرمانے کے بعد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا آسٹریلیا میں ورودِ مسعود

اور

سرزمین آسٹریلیا میں پہلی مسجد احمدیہ "المسجد بیت الہدیٰ" کا سنگ بنیاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ ۲۲ تا ۳۰ ستمبر فجی اور آسٹریلیا میں اہم دینی و جماعتی مصروفیات کے بارے میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام وکیل اعلیٰ تحریک جدید محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے جو تار ارسال کئے ہیں ان کا ترجمہ روزنامہ الفضل ربوہ سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے :-

۲۲ ستمبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اہل قافلہ لمباسہ سے روانہ ہو کر تادی لونی تشریف لے گئے۔ یہ وہ جزیرہ ہے جہاں سے انٹرنیشنل ڈیٹ لائن گذرتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈیٹ لائن کا دورہ فرمایا اور اس طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ایک بار پھر پوری ہوئی کہ۔ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" یہ بہت کم آبادی کا ایک جزیرہ ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقامی لوگوں اور طلباء سے ادبی سرو سکول کے ہال میں خطاب فرمایا۔ حضور نے خطاب میں بیان فرمایا کہ ہم کس طرح اپنے رب سے زندہ تعلق قائم کر سکتے ہیں۔

دوپہر کو حضور بمعہ اہل قافلہ سودا تشریف لے آئے یہاں پر حضور نے احباب جماعت سے ان کے اہل خانہ سمیت ملاقات فرمائی ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اور نماز عشاء کے بعد مجلس عرفان میں تشریف لا کر احباب کو اپنے روح پرور ارشادات سے نوازا۔

۲۳ ستمبر نماز جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل سودا میں ادا فرمائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ذکر فرمایا اور اخلاق فاضلہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ خصوصیت کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غیبت سے بچنے کی طرف توجہ دلائی۔

رات آٹھ بجے حضور یونیورسٹی آف ساؤتھ پیسفک سودا تشریف لے گئے جہاں پر حضور نے پہلے سے طے شدہ اپنا لیکچر دیا۔ اس لیکچر کا عنوان "احمدیت اور مذہب کے احیاء کی کلاسکی" تھا۔ حضور نے اپنے معرکۃ آرا لیکچر کا اختتام کرتے ہوئے فرمایا کہ مذاہب عالم کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ انبیاء کرام ہمیشہ انسان تھے وہ دیومالائی کہانیوں کے ہیرو کی طرح آسمان سے نازل نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے اور ان کے پیروکاروں نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے ہمیشہ بہت سخت تکالیف اٹھائیں اور انہوں نے ہمیشہ اپنے خون کی قربانی اور سخت محنت سے فتح حاصل کی کسی اور کی مدد اسمیں شامل نہیں تھی۔

۲۴ ستمبر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک گھنٹہ تک سودا پریس کے نمائندوں کو انٹرویو دیا۔ اسی روز حضور ناندی روانہ ہو گئے۔ ناندی کے راستہ سے حضور نے موریٹو MORITO کے مقام پر قیام فرمایا اور مسجد محمود میں احباب کرام کو اپنے روح پرور خطاب سے نوازا۔

۲۵ ستمبر حضور پرنور مع اہل قافلہ لٹوکا تشریف لے گئے جہاں پر حضور نے احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد نصب فرمایا اس موقعہ پر فجی کے دیگر علاقوں سے آئے ہوئے احباب بھی تقریب میں شامل تھے بعد ازاں حضور نے احمدیہ سکول لٹوکا کا دورہ فرمایا اور اس سکول کی کامیاب خدمات کو دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا۔ دوپہر کو حضور ناندی واپس تشریف لے آئے اسی روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بمعہ اہل قافلہ فجی کا دورہ مکمل فرما کر ناندی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر آسٹریلیا کے دورہ پر سڈنی پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر حضور ایدہ اللہ کا استقبال مقامی جماعت کے احباب نے کیا۔ خواتین نے حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کو خوش آمدید کہا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تمام اہل جماعت کو السلام علیکم کہتے ہیں۔

۲۹ ستمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بلیک ٹاؤن سڈنی میں جماعت احمدیہ کی مجوزہ مسجد کی جگہ کا دورہ فرمایا اور اسی دوران جماعتی عہدیداران کو گرانقدر ہدایت سے نوازا۔ روانگی سے قبل یہاں پر حضور نے پُر سوز اجتماعی دعا کرائی۔

یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا (القرآن)

ہر اُفق پہ نورِ حق تاباں ہُوا

جب ظہورِ مہدیٔ دوراں ہُوا
مردِ مومن خرّم و شاداں ہوا

ہو گئے ارشاد کے ساماں عام
کفر و بدعت پہ کہیں نالاں ہُوا

تازگی اذکار کو حاصل ہوئی!
شرک کا پتلا بہت لرزاں ہوا

جا بجا ظاہر ہُوا اک انتشار
حق کی جانب خلق کا میلاں ہُوا

چھوڑ بیٹھے تھے جسے دُنیا کے لوگ
آج زندہ پھر وہی قرآں ہُوا

چہرۂ اسلام روشن ہو گیا
دینِ حق دنیا میں والا شاں ہُوا

امنِ عالم کے ہُوئے ساماں پھر
ہر افق پہ نورِ حق تاباں ہُوا!

(محتاجِ دعا عبد الرحیم راٹھور)

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

میری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آسمان سے وحی کریں گے!
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش کرم شیخ احمد ہاشم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ آف چپلز ڈیلرز ... [illegible]

رک ۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

قرآن کریم دائمی کتاب ہے

جمال وحسن قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اُس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بستاں ہے

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل دُنیا میں جس قدر انبیاء ومرسلین آئے اُن کی حکومت ورسالت اور تعلیم مختص القوم اور مختص الوقت تھی۔ مرورِ زمانہ اور حالات کی تبدیلی ہونے کے ساتھ ساتھ اُن کی شرائع اور تعلیمات میں بھی تبدیلی ہوتی رہی۔ کسی نبی ورسول کی شریعت اور تعلیم دائمی اور ابدی قانون نہ تھا۔ مگر اس کے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت، تمام بنی نوع انسان کے لئے تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بارہ میں ارشاد فرماتا ہے کہ آپ یہ اعلان کر دیجئے:۔

(ا) قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ (اعراف)

(ب) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ انبیاء)

کہ اے نسلِ انسانی میں تم سب کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول بن کر آیا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے تمام دُنیا کے لئے رحمت بنایا ہے۔

قرآن مجید کی شریعت بھی عالمگیر ہے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا جو کلام بصورت قرآن مجید نازل فرمایا وہ بھی ایک مکمل اور عالمگیر شریعت ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

(ا) تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا (الفرقان)

(ب) اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (یوسف)

کہ بہت ہی برکت والی ہے وہ ذات جس نے یہ فرقان اپنے بندے (حضرت محمد صلعم) پر نازل فرمایا۔ تاکہ یہ قرآن تمام دُنیا کو ڈرانے والا ہو۔ اور یہ قرآن تمام دُنیا کے لئے نصیحت اور باعث عزت وشرف ہے چنانچہ حضرت سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت بلا لحاظ رنگ ونسل۔ ملک وقوم سب کے سامنے پیش کی اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اس دعوت پر لبیک کہہ کر آپ پر ایمان لانے والے عرب وعجم کے خوش قسمت افراد تھے۔ دربار محمدی صلعم میں اگر ہم کو قریشی امراء کے جلیل القدر افراد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضرت عمر فاروق رضؓ حضرت عثمان غنی رضؓ اور حضرت علی رضؓ نظر آتے ہیں۔ تو اسی شان کے حضرت بلال حبشی رضؓ حضرت صہیب رومی رضؓ اور حضرت سلمان فارسی رضؓ بھی دربار میں بیٹھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کالے گورے آقا غلام کا کوئی فرق وامتیاز نہیں محبت واخوت اور مساوات انسانی کا بہترین نظارہ نظر آرہا تھا جو اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔

پھر دعوت اسلام عام افراد تک اور عرب تک ہی محدود نہ تھی بلکہ حضرت رسول مقبول صلعم نے قیصر روم کسریٰ ایران۔ مقوقس شاہ مصر نجاشی شاہ حبشہ اور دیگر سربراہان حکومت کو بھی تبلیغی خطوط لکھے اور انہیں دعوتِ اسلام دی اور اس طرح اپنی بعثت کے غرض کو ادا فرمایا۔

قرآن مجید کی شریعت بھی ایک عالمگیر کامل شریعت ہے قرآن مجید ایک کامل عالمگیر اور غیر منسوخ شریعت ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(ا) اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ)

(ب) فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ (البینۃ)

کہ ہم نے آج تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو بھی تم پر پورا کر دیا ہے اور اب آئندہ کیلئے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے۔ نیز اس قرآن پاک کی تعلیمات دائمی اور قائم رہنے والی ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن مجید میں روحانی اور دینی تعلیمات کے علاوہ اخلاقی تمدنی۔ معاشرتی۔ اقتصادی اور سیاسی مسائل کے متعلق اعلیٰ درجہ کے اصول اور تعلیمات وہدایات بیان کر دی گئی ہیں جن کو مدنظر رکھکر ایک شخص زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کر سکتا ہے۔ نعم ما قال المسیح الموعود علیہ السلام:۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

نیز اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

(۱) "آنحضرت صلعم جو شریعت اور کتاب لیکر آئے تھے وہ کتاب مستقل اور ابدی شریعت ہے۔ اسلئے اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے کامل اور مکمل ہے۔ قرآن شریف قانون مستقل ہے اور توریت انجیل اگر قرآن شریف نہ بھی آتا تب بھی منسوخ ہو جاتیں کیونکہ وہ مستقل اور ابدی قانون نہ تھے۔ (الحکم ۲۰ / اپریل ۱۹۰۳ء)

قرآن کریم ایک دائمی کتاب اور غیر متبدل شریعت ہے قرآن مجید ایک عالمگیر اور دائمی کتاب ہے اس میں تمام ایسی ضروری تبدیل تعلیمات کو شامل کیا گیا ہے جو موجودہ اور آئندہ زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے والی ہیں۔ اسمیں تمام تفصیل احکام کو (جو انسان کو اپنی زندگی میں پیش آنے والے ہیں) مع حکمت وفلسفہ کے بیان کیا گیا ہے اور اب یہ کتاب منسوخ ہونے والی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ (النحل)

(ب) فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ (البینۃ) کہ ہم نے یہ کتاب (قرآن مجید) ہر ایک بات کو کھول کر بیان کرنے کے لئے اور تمام لوگوں کی راہنمائی کیلئے اور اُن پر رحمت کرنے اور کامل فرمانبرداری کرنے والوں کو بشارت دینے کیلئے اتاری ہے نیز یہ قرآن وہ کتاب ہے جس میں قائم رہنے والے احکام ہیں (اور یہ دائمی صداقتوں پر مشتمل ہے)

قرآن مجید کی حفاظت کا خدائی وعدہ چونکہ قرآن مجید کی شریعت اب دائمی اور غیر متبدل، غیر منسوخ ہے اور قیامت تک اس کتاب نے قائم رہنا ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے اسکی حفاظت کا یوں وعدہ فرمایا:۔

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ"

کہ ہم نے ہی اس ذکر یعنی کلام مجید کو نازل کیا ہے اور اب اس کی حفاظت کی ذمہ داری اور ذمہ داری بھی ہم پر ہی ہے چنانچہ یہ کلام الٰہی حفاظت کے نقطۂ نظر سے ایک طرف۔ کتابی شکل میں محفوظ ہو گیا۔ دوسری طرف نزول سے ہی مومنوں کے سینوں میں محفوظ ہو گیا اور ہر زمانہ میں ہزاروں حفاظ قرآن دنیا میں موجود رہے اور آج بھی ہیں جس کے نتیجہ میں کلام پاک ہر قسم کی لفظی تحریف وتغیر سے محفوظ ہو گیا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک محفوظ رہے گا۔ اس کی معنوی حفاظت کا خدا تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا کہ ہر زمانہ میں ایسے مقربانِ الٰہی موجود رہیں گے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے حقائق ومعارف پر مطلع ہو کر اسکے معانی ومطالب سے دُنیا کو آگاہ کرتے رہیں گے چنانچہ ایک عیسائی مستشرق سر ولیم میور بھی اپنی کتاب لائف آف محمد میں اقرار کرتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی شہادتوں سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ قرآن مجید میں کسی قسم کی تحریف نہیں ہوگی۔

قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے:۔ قرآن مجید ایک ایسی زندہ کتاب ہے کہ اسکی تعلیمات پر صدق دل سے عمل کرنے والے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ اور مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوتے ہیں چودہ سو سال میں بے شمار ایسے بزرگانِ اسلام ہوئے ہیں جو قرآن مجید پر عمل کر کے قرب الٰہی سے مشرف ہو گئے ہیں اور اس زمانہ میں حضرت بانی اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بات کے گواہ اور ثبوت تھے اور اُن کی اتباع اور ظلیت میں آپ کے خلفاء کرام اس نعمت وبرکت سے سرفراز ہوئے۔ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس کامل وزندہ کتاب پر عمل کرنے اور روحانی فیوض وبرکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
"تمام فیضوں کا سرچشمہ قرآن ہے!"
(ملفوظات جلد پنجم)
پیشکش:۔ گلوب ربر مینوفیکچررز۔ ۷ رابندرا سارانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
GLOBEXPORT
فون: ۳۲-۲۲-۲۷ / ۱۳۸-۱۳۵ - گرام:

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن

تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :—

"حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری دینی ضرورت نہیں۔ جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ ...... یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔" (کشتی نوح)

قرآن کریم کی بے مثل عظمت بیان کرنے کے لئے اس کے آغاز میں ہی چاروں علتیں یعنی علت فاعلی، علت مادی، علت صوری اور علت غائی اس طور سے بیان کر دی گئی ہیں کہ جن کی نظیر کسی دوسری کتاب میں دکھائی نہیں جا سکتی اور ایک مسکت اور ناقابل تردید علمی ثبوت ہے اس بات کا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن اختصاراً قرآن کریم کے بعض امتیازات زیر پیش خدمت ہیں :—

اوّل :— قرآن کریم بنیادی اعتبار سے کسی بھی مذہب یا فرد کا دشمن نہیں۔ "انسانیت زندہ باد" اس کا نعرہ ہے۔ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔ قرآن کریم جگہ بہ جگہ دیگر مذاہب کے انبیاء علیہم السلام اور ان کی الہامی کتب کی صداقت کو پیش کر کے نتیجۃً اپنی صداقت کو پیش کرتا ہے یہ وہ خیر محض ہے جو قرآن کریم کے سوا اور کسی مذہبی کتاب کو نصیب نہیں اگر دیگر مذاہب اس اسلوب کو اختیار کریں تو ایکے پیرودں کو قرآن کریم کی صداقت تسلیم کر کے اسلام قبول کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم تمام تشریعی کتب میں سے سب سے آخر میں نازل ہوا ہے۔ قرآن کریم نے اس اصل کو اس حد تک وسعت دی ہے کہ تمام اقوام عالم پر احاطہ کیا ہے۔ فرمایا کہ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ۔ یعنی ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کے ہوشیار کرنے والے رسول گذرے ہیں۔ یہ وہ عالمگیر اور محیط عالم صداقت و حقیقت ہے جو کسی بھی الہامی کتاب میں دکھائی نہیں دیتی اور اس پہلو سے اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن کی صداقت کا ثبوت ہے۔

دوم :— قرآن کریم میں ہر قسم کی بھلائیاں پائے جانے کا ایک پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :— اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ (الاعراف) یعنی وہ لوگ اس امی نبی حامل قرآن کی پیروی کرتے ہیں جس کا ذکر اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ :—

"ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب اس سے کہے گا۔" (استثنا ۱۸/۱۸)

اس جگہ کلام سے مراد قرآن کریم ہے کیونکہ کلام اللہ کہلانے کا حق صرف قرآن کریم کو ہے۔ اختلاط کلام اور تحریف و تبدل کی وجہ سے تورات انجیل، ژند اوستا اور ویدوں کو کلام اللہ نہیں کہا جا سکتا۔

"فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا اور اس کے داہنے ہاتھ میں آتشی شریعت (شریعت عزا) ان کے لئے تھی۔" (استثناء)

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں :—

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم انکی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کی روح آئیگا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔" (یوحنا باب ۱۶)

اس میں سچائی کی روح سے مراد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سچائی کی راہ سے مراد [illegible] کریم ہے :—

"جو تخت پر بیٹھا تھا میں نے اس کے داہنے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی جو اندر اور باہر سے لکھی ہوئی تھی۔ اسے سات مہریں لگا کر بند کیا گیا۔ پھر میں نے ایک زور آور فرشتہ کو بلند آواز سے یہ منادی کرتے دیکھا کہ کون اس کتاب کے کھولنے اور اس کی مہریں توڑنے کے لائق ہے۔" (مکاشفہ یوحنا باب ۵)

اس کتاب سے مراد قرآن کریم ہے جس کی ظاہری اور باطنی حفاظت کا وعدہ بھی ہے اور چودہ سو سال کا ایسا تاریخی مشاہدہ اور ثبوت ہے کہ کوئی بھی الہامی کتاب اس کے مقابل پر پیش نہیں کی جا سکتی ہر زمانہ میں ہزاروں لاکھوں انسان اس مقدس کتاب کو اپنے سینوں اور دماغوں میں محفوظ رکھتے چلے آئے ہیں اور سات مہروں سے مراد سورۂ فاتحہ کی سات آیات ہیں جن کو توڑنے کا انعامی چیلنج تمام مذاہب عالم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دے رکھا ہے۔

پس صحف سابقہ میں بھی پیشگوئیوں کے طور پر حامل قرآن اور قرآن کریم کے متعلق جو صفات بیان کی گئی ہیں اور آج حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں۔ وہ بھی اس حقیقت کی غمازی کر رہی ہیں کہ :— "اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن"

سوم :— کوئی کتاب قرآن مجید کے کسی مضمون میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور حقائق و معارف کے بیان میں اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔ سر دست سورۂ فاتحہ اور اس کی دعا کو بطور مثال پیش کر رہا ہوں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انعامی چیلنج کے ساتھ اعلان فرمایا ہے کہ :—

"واقعی اور حقیقی یہی بات ہے کہ توریت اور انجیل کو علوم حکمیہ میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ بھی مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ ہم کیا کریں اور فیصلہ کیونکر ہو۔ پادری صاحبان ہماری کوئی بات ہی نہیں مانتے۔ بھلا اگر وہ اپنی تورات یا انجیل کو معارف اور حقائق کے بیان کرنے اور خواص کلام الوہیت ظاہر کرنے میں کامل سمجھتے ہیں تو ہم بطور انعام پانسو روپیہ نقد ان کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ اپنی کل ضخیم کتابوں میں سے جو ستر کے قریب ہوں گی وہ حقائق و معارف شریعت اور مرتب و منتظم ذخائر حکمت و جواہر معرفت و خواص کلام الوہیت دکھلا سکیں جو سورہ فاتحہ میں سے ہم پیش کریں۔" (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس انعام کو بڑھا کر پچاس ہزار روپے فرما دیا تھا۔ مگر آج تک پادری صاحبان اس چیلنج کے سامنے خاموش و ساکت ہیں البتہ اس چیلنج کے پچیس سال بعد پادری ایس ایم پال نے اعتراف کرتے ہوئے شائع کر دیا تھا کہ :—

"سورۂ فاتحہ اپنے حقیقی مفہوم کے اعتبار سے نہایت شاندار ہے۔ اس کے ہر جملہ سے خدا کی خدائی اسکی عظمت اور برتری اس کے رحم اور فضل کی عالم گستری اسکے بندوں کی طرف سے عجز و نیازمندی باطاعت و فرمانبرداری اور حقیقی دعا اتحاد ظاہر ہوتی ہے ڈاکٹر ویری صاحب نے اپنی انگریزی تفسیر القرآن میں کیا ہی خوب لکھا ہے کہ سورہ فاتحہ کی اسکے حقیقی مقصد کے لحاظ سے کوئی مسیحی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ اوّل سے آخر تک ایک مخلصانہ دعا ہے۔ جسے مسیحانہ طور پر ادا کیا گیا ہے۔ ہر ایک شخص اس کے جواب میں آمین کہہ سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ صرف آمین نہیں بلکہ اس کو ورد کر سکتا ہے۔" (رسالہ سلطان التفسیر ص۲)

چہارم :— قرآن کریم میں یہ عظیم الشان بھلائی بھی اپنی انفرادی شان کے ساتھ موجود ہے کہ یہ عربی فصیح زبان میں نازل ہوا جو ام الالسنہ (تمام زبانوں کی ماں ہے) اور قرآن کے لفظ میں ہی عظیم الشان پیشگوئی کی گئی تھی کہ یہ بہت زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہوگی کیونکہ لفظ قرآن مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ بہت پڑھی جانے والی (کتاب) ان حقائق کی طرف قرآن کریم کی اس آیت میں اشارہ ہے کہ :— اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (یوسف) یعنی ہم نے قرآن مجید کو فصیح عربی زبان میں نازل کیا ہے تا تم عقل و فکر سے کام لو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی انفرادی عظمت کو ثابت کرتے ہوئے بڑے عظیم الشان اور ناقابل تردید دلائل و شواہد سے ثابت کیا ہے کہ عربی زبان اُم الالسنہ ہے اور اس حقیقت کا تو کوئی متعصب سے متعصب پادری بھی انکار نہیں کر سکتا کہ قرآن کریم وہ منفرد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے رمضان المبارک میں پورا قرآن کریم جگہ بہ جگہ نیز تراویح میں سنایا جاتا ہے۔ مسلمان بچے بچپن ہی اس کو پڑھنا شروع کر دیتے ہیں پانچوں نمازوں میں بار بار تلاوت ہوتی ہے۔ صبح کے وقت مسلمانوں کے گھروں میں عورتیں مرد اور بچے اس کی تلاوت کرتے ہیں چنانچہ جرمن مستشرق پروفیسر نولڈیک لکھتا ہے :—

And since the use of the Koran in public worship in schools and otherwise is much more extensive than for example the reading of the Bible in most christian countries. it has

been truely discribed as The Most widely Read Book in Exis-tance"

کہ قرآن مجید عام عبادتوں میں مدارس میں اور دوسرے طریقوں سے اس کثرت سے پڑھا جاتا ہے کہ عیسائی ممالک میں بائیبل کے پڑھے جانے کو اس سے کچھ نسبت نہیں۔ یہ بیان حرف بحرف درست ہے کہ قرآن مجید دنیا بھر کی کتابوں میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے" (انسائیکلو پیڈیا P.59 1971 X 15)

پس اس پہلو سے بھی خیر اور بھلائی انفرادی شان کے ساتھ موجود ہے جو اس بات کا مشاہداتی ثبوت ہے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن

پنجم۔ یہ فہرست تو بہت لمبی ہے۔ آخر میں صرف ایک خیر جو تمام بھلائیوں کا مجموعہ ہے بیان کر دیتا ہوں کہ توحید کامل صرف قرآن کریم نے ہی پیش کیا ہے۔ اور کامل توحید کے بغیر انسان کبھی حقیقی خیر اور بھلائی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا

ایرانی خدا کی دو ذاتیں مانتے ہیں عیسائیوں نے ہندوؤں اور یونانیوں سے تثلیث کا عقیدہ لیا۔ اور باپ بیٹا اور روح القدس کی تثلیث کے خدائی بن گئے۔ قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کو احد بتایا جو کسی کا محتاج نہیں۔ وہ خداوند خدا بنی اسرائیل یا موسیٰ کا خدا نہیں بلکہ رب العالمین بتایا جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ بنی نوع انسان تمام برابر ہیں۔ ویش، شودر، برہمن کی تقسیم ایک خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ اور دوسرا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام اقوام میں خدا تعالیٰ کے نبی مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً۔ اور تیسرا نتیجہ یہ نکلا کہ انسان محض اللہ تعالیٰ کی ذات کو منبع خیر قرار دے اور ماسوائے اللہ پتھروں بتوں درختوں وغیرہ سے مرادیں نہ مانگے۔ اور محض اللہ تعالیٰ سے ڈرے جس کے نتیجہ میں انسان میں حقیقی اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ ایک عجیب تصرف الٰہی ہے کہ دنیا میں جس قدر کتابیں موجود ہیں ان میں سب سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ کا نام تھوڑے تھوڑے وقفے کے ساتھ صرف قرآن کریم میں ہی موجود ہے۔ دوسری کوئی کتاب اس کے مقابل پر پیش نہیں کی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات جو تمام بھلائیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کا اس امتیازی شان سے قرآن کریم میں پایا جانا زبردست ثبوت ہے اس بات کا کہ

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن

قرآن حکیم اور یورپین مترجمین

از محترم سید عبد العزیز صاحب نیوجرسی۔ امریکہ

۱۔ سب سے پہلے انگریزی زبان میں ۱۱۴۳ء میں رابرٹس ری ٹننسس ROBERTUS RETENENSIS نے قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔

۲۔ چار صدی بعد اسی انگریزی ترجمہ سے لاطینی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔

۳۔ ۱۶۴۷ء میں قرآن کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ اندرے دو رائر (ANDER DU RYER) نے کیا۔

۴۔ دو سال بعد اس فرانسیسی ترجمہ سے انگریزی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا گیا۔

۵۔ ۱۶۹۸ء میں لاطینی زبان میں قرآن کا ترجمہ مراکی (FATHER MARACCI) نے کیا۔

۶۔ ۱۷۳۴ء میں انگریزی زبان میں جارج سیل نے قرآن کا ترجمہ کیا۔

۷۔ ۱۸۶۱ء میں انگریزی زبان میں قرآن کا ترجمہ جے۔ ایم۔ راڈول (J.M. RODWELL) نے کیا۔

۸۔ ۱۸۸۰ء میں انگریزی زبان میں ای۔ ایچ پامر نے ترجمہ کیا۔

۹۔ ۱۹۵۵ء میں انگریزی میں اے۔ جے۔ آربری (A.J. ARBERRY) نے ترجمہ کیا۔

۱۰۔ ۱۹۵۶ء میں انگریزی زبان میں این۔ جے۔ داؤد (N.J. DAWOOD) نے ترجمہ کیا۔

ترجمہ کا مقصد

بارھویں صدی سے اٹھارویں صدی تک قرآن مجید کے جو تراجم یورپین زبانوں میں ہوتے ہیں۔ ان میں قرآن۔ اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف شر انگیز پروپیگنڈا کیا گیا ہے بیہودہ اور بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں۔ نہایت غلط قرآن کے ترجمے کئے گئے ہیں۔ اسلام کے خلاف الزام لگانے کا مقصد یہ تھا کہ یورپین کو اسلام سے متنفر کیا جائے کیونکہ اسلام ابتدائی صدیوں میں اس تیزی سے بڑھا اور کثرت سے اقوام نے اس کو قبول کیا۔ عیسائیت کو خطرہ محسوس ہونے لگا کہ عیسائی سکالرز اسلام کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈا کر کے یورپین کو اسلام میں داخل ہونے سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ عارضی طور پر اس جھوٹے پروپیگنڈا سے انہیں کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے۔ عارضی کامیابی اس لئے کہ صداقت آخر ظاہر ہو کر رہتی ہے۔ قرآن کے یہ تراجم بغض عناد سے بھرے ہوئے ہیں بعض یورپین مصنفین نے بھی اسلام کے خلاف اس بغض و عناد کو محسوس کیا۔

۱۶۴۷ء میں قرآن کا ترجمہ فرانسیسی زبان سے انگریزی زبان میں کیا گیا۔ اس کے ٹائیٹل پیج (TITLE PAGE) یعنی باہر کے صفحہ پر مندرجہ ذیل شر انگیز عبارت درج ہے جس عبارت کو پروفیسر اے۔ جے۔ آربری نے اپنے ترجمہ قرآن کے دیباچہ میں اس لئے جگہ دی ہے تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف کس قدر حسد اور بغض سے ان یورپین کے دل بھرے ہوئے ہیں۔

ترجمہ "القرآن آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو عربی سے فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا گیا اور حال ہی میں جس کا انگریزی زبان میں فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہوا تاکہ جو لوگ ترکوں کے تعجب اور خود بینی کو دیکھنے کے خواہش مند ہیں وہ قرآن کے ترجمہ کو پڑھ کر ترکوں کے بے جا تعجب سے واقف ہو جائیں۔ اور تسلی حاصل کریں۔"

اس ترجمہ کے شروع میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ترکوں کا نبی اور وہ لوگ جو اس ترجمہ کو استعمال کرنے کی خواہش رکھتے ہیں یا وہ لوگ جو قرآن کے ترجمہ پڑھنے میں کوئی خطرہ محسوس کرتے ہوں ان کے لئے ایک ضروری تنبیہ بھی درج ہے۔"

قرآن کے اس قسم کے تراجم یورپین پڑھتے ہیں اور بارھویں صدی عیسوی سے پڑھ رہے ہیں۔ ان کے سکالرز اسی قسم کے ترجمے پڑھ کر اسلام اور قرآن پر تبصرہ کرنا شروع کرتے ہیں۔

پروفیسر آربری اپنے دیباچہ میں ایڈورڈ گبن کا بھی ذکر کرتا ہے اور گبن کے متعلق لکھا ہے کہ اس نے جارج سیل کا ترجمہ قرآن پڑھ کر یوں ہرزہ سرائی کی۔

ترجمہ "جوش یا غرور میں آکر نبی (آنحضرت) اپنے مشن کی صداقت کا دار و مدار قرآن پر رکھتا ہے اور بڑی جرأت سے انسانوں اور ملائکہ کو چیلنج کرتا ہے کہ قرآن کے ایک صفحہ میں جو خوبیاں بیان ہیں ان کے مقابل پر کوئی مثال پیش کرے۔ اور نبی (آنحضرت) کا یہ اپنا خیال ہے کہ ایسی بے مثل عبارت صرف خدا کی ہو سکتی ہے۔"

ولادتیں

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۷؍اکتوبر ۱۹۸۳ء کو عزیز ناصر احمد خاں و عزیزہ ناصرہ بیگم اہلیہ سلمہا اللہ تعالیٰ بھبھی کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ نے بچی کا نام "زکیہ بیگم" تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچی مکرم بشیر محمد خاں صاحب کی پوتی اور خاکسار کی نواسی ہے۔

خاکسار شریف احمد امینی ناظر امور عامہ قادیان

۲۔ یکم مئی ۱۹۸۳ء کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم محمد سلیم صاحب زاہد کھنہ بل کشمیر کو پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے حالیہ دورہ کشمیر کے دوران نو مولود کا نام "طاہر احمد زاہد" تجویز فرمایا ہے۔ نو مولود مکرم محمد ابراہیم صاحب زاہد یاری پورہ کا پوتا اور مکرم میر غلام رسول صاحب یاری پورہ کا نواسہ ہے۔ موصوف نے مبلغ ۵۰/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ (ادارہ)

۳۔ مورخہ ۹؍۸۳ کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پوتا عطا فرمایا ہے۔ مبلغ ۱۰/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار ایجاب الحق خاں کیرنگ

۴۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ کشور سلمہا اہلیہ عزیزم مکرم سید خالد احمد صاحب مقیم کینیڈا کو بتاریخ ۱۴؍۹؍۸۳ بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت کاشف اسلام احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار ڈاکٹر غلام ربانی دلاویش

قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نو مولودین کو نیک اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین کرے۔ آمین۔ —— (ادارہ)

درخواست دعا مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب سرینگر مبلغ ۲۰/- روپے امانت بدر میں ادا کرتے ہوئے میڈیکل کالج سرینگر میں M.D کے داخلہ اور ہمشیرہ مکرمہ گلشن نذیر صاحبہ کے امتحان M.B.B.S میں نمایاں کامیابی اور بھائی بشیر احمد صاحب کے M.B.B.S میں داخلہ لینے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

قرآن کریم ہر چشمۂ علوم ہے!

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق اپنے مقدس اور برگزیدہ انبیاء کے ذریعہ اپنا کلام نازل فرمایا تاکہ ایک طرف تو یہ کلام خود ذاتِ باری تعالیٰ پر دلالت کرے اور دوسری طرف مخلوقِ خدا کی رہنمائی اور اصلاح کے لئے ہدایت کا کام دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے کہ ؎

ہیں دیکھئے کس طرح کسی مہ رخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل
دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حُسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی

چنانچہ عقلِ انسانی کی کامل ارتقاء ہوجانے پر اللہ تعالیٰ نے سرزمین مکہ میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا سب سے کامل - جامع اور پُر حکمت کلام نازل فرمایا جو قرآن مجید کی صورت میں کامل شریعت اور مکمل ضابطۂ حیات کے طور پر ہمارے پاس موجود ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا (الروم ۳۱) کہ "تو فطرت کو اختیار کر وہ فطرت جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے" کے مطابق قرآن مجید کے سب احکام اور تعلیمات عین فطرتِ انسانی کے مطابق ہیں اس لئے اس کلام پاک میں انسانی ضرورت کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ (الزمر: ۲۸-۲۹)

یعنی ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی باتیں بیان کردی ہیں تاکہ وہ (یعنی کفار) نصیحت حاصل کریں۔

ہم نے اس کو قرآن بنایا ہے جو اپنا مطلب کھول کر بیان کرنے والا ہے اس میں کوئی کجی نہیں ہے - یہ اس لئے اُتارا ہے تاکہ لوگ تقویٰ اختیار کریں۔

اس لحاظ سے قرآن مجید پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اعجاز بیان اپنی جگہ پر جہاں فصاحت بلاغت اور لطافت سے پُر اور تمام اہلِ فکر و دانش کے لئے چیلنج کا موجب ہے اور جس کی نظیر پیش کرنے سے ۱۴۰۰ سال سے لے کر آج تک باوجود ارتقائے زمانہ کے ساری دُنیا عاجز و لاچار ہے اس کے ساتھ ہی قرآن مجید کے اسلوبِ بیان میں حقائق و معارف کا ایسا بے پایاں اور ناپیدا کنار سمندر موجزن ہے کہ جس سے نہ صرف خدا تعالیٰ کی ہستی اس کی صفاتِ کاملہ اس کی توحید خالص کا مدلّل اور مفصّل بیان ظاہر ہوتا ہے بلکہ حیرت انگیز طور پر انسانی تخلیق پیدائش عالم اور نظامِ کائنات کو نہایت اچھے سائنٹیفک طریق پر بیان کرکے گزشتہ زمانہ کے مفکرین - مدبرین اور فلاسفہ کی اُلجھی ہوئی گتھیوں کو سُلجھایا ہے - انسانی زندگی کے لئے تعلیمات کا جائزہ لیا جائے تو تمدنی - سیاسی - اقتصادی - اخلاقی اور رُوحانی مسائل کو اس قدر آسان اور دلکش انداز میں بیان کیا ہے کہ باوجود ایجاز و اختصار کے جامعیت اور معنویت سے لبریز یہ کلام ہے - تاریخ پارینہ کی گمشدہ کڑیوں کو جہاں نہایت سلاست و روانی سے بیان کرتا ہے وہاں آئندہ زمانہ میں ہونے والی باتوں کو اس رنگ میں بیان کرتا ہے کہ دل ایمان و یقین اور معرفت و بصیرت سے پُر ہو جاتا ہے - قیامت اور بعد الموت کی زندگی کے کوائف ایسے سحر انگیز طریق پر بیان کئے گئے ہیں کہ رگ و پے میں ایک لذت بھر جاتی ہے - جنت و دوزخ کے احوال اس طرز پر بیان ہوئے ہیں کہ گویا ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ چیزیں دیکھ لی ہیں - غرض قرآن مجید باوجود اس کے کہ ایک شرعی اور روحانی کتاب ہے' کائناتِ عالم اور حیاتِ انسانی سے متعلق فطرت و نیچر کے مطابق ہر قسم کے علوم کی جامع کتاب ہے - اور ہر رنگ میں بے مثل اور ہر پہلو سے عجیب کلام ہے - اور قیامت تک انسان کی کوئی ضرورت ایسی نہیں ہو سکتی جس کے بارے میں اصولی طور پر قرآنِ مجید میں روشنی نہ ڈالی گئی ہو - اسی لئے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ :-

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (بخاری)

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن مجید خود سیکھا اور پھر لوگوں کو پڑھایا -

اسی طرح آپ نے فرمایا :-

اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ (مسلم)

کہ بہت سی اقوام ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعہ ترقیات کی بامِ عروج تک پہنچا دے گا - اور دوسری اقوام کو جو اس سے روگردانی کریں گی قعرِ مذلت میں گرا دے گا -

ان احادیث سے یہ بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی ترقیات کا سرچشمہ علومِ قرآنی تھا جب اُنہوں نے قرآنی تعلیمات کو بھلا دیا تو دینی اور دُنیوی دونوں لحاظ سے وہ تنزل کا شکار ہوگئے - اسی لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

پس قرآن مجید علوم کا ایسا بحرِ ذخار ہے کہ ہر زمانہ میں ہر ضرورت کے وقت اُس کے نئے نئے معارف و حقائق دُنیا میں ظاہر ہوتے ہیں - اور یہ معارف اُنہیں پر کھلتے ہیں جو اپنے اندر پاکیزگی و طہارت نفس رکھتے ہیں - جیسا کہ فرمایا :-

لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ: ۸۰)

یعنی قرآنی علوم کی معرفت صرف وہی لوگ حاصل کرسکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پاک اور مطہر ہوں - اور یہ قرآن مجید کی ایسی فضیلت اور ایسا اعجاز ہے جو دُنیا کی کسی مذہبی کتاب میں نہیں پایا جاتا - چنانچہ بانی جماعتِ احمدیہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ :-

" جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کرکے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کُھلتے جاتے ہیں - اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کیلئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں - اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا - فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو جائے - کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے - جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علمِ قرآن سے سخت بے نصیب ہے ....

اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے - اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے - کوئی شخص برہمو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو - قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوسکتے - اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہوچکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحفِ مطہرہ کا ہے - تا خدائے تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو " (ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۵ تا ۲۵۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صرف یہ دعویٰ ہی نہیں تھا کہ حقائق و معارف اور علوم قرآن لامحدود ہیں اور ہر علم کے ذریعہ وارد ہونے والا اعتراض قرآن کی تعلیم ہی سے حل ہو سکتا ہے - بلکہ اس دعویٰ پر آپ کی اسّی سے زیادہ کتب شاہد ناطق ہیں کہ حجت و برہان کی رُو سے آپ نے ہر مخالف کا مُنہ بند کر دیا -

آپ کے بعد جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی امر کو تحدی اور چیلنج کے ساتھ دُنیا کے سامنے پیش کیا - (باقی ملاحظہ فرمائیں ص ۱۳ پر)

قرآنِ کریم اور اکتشافاتِ اثریہ

از محترم شیخ عبد القادر صاحب نواں کوٹ لاہور

قرآنِ کریم میں حضرتِ نوح علیہ السّلام کے بعد ایک زبردست قوم "عاد ارم" نامی کا ذکر آتا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ عاد کے بعد قوم ثمود اس کی جانشین کے طور پر منظرِ عام پر آئی۔ مگر مغربی مستشرقین کو اس حقیقت سے انکار تھا۔ یہاں تک کہ آج سے ۸۰ سال قبل جرمن مستشرق "ویل ہاسن" نے یہاں تک دعویٰ کیا کہ عاد نام کی کوئی قوم نہیں گزری۔ یہ محض ایک افسانوی نام ہے۔ اور اساطیری کہانیوں کا ایک کردار — کیوں؟ اس لئے کہ کسی کھدائی میں یہ نام نہیں ملا۔" مگر اب جو سرزمینِ شام کے (حلب کے جنوب) وسیع رقبہ میں کھدائیاں ہوئیں۔ جن میں ۱۶۵۰۰ الواحِ گلی کی ایک لائبریری منکشف ہوئی (یہ آثار ۲۷۰۰ قبل مسیح سے لے کر ۲۲۰۰ قبل مسیح کے دور سے تعلق رکھتے ہیں) تو جس جگہ کھدائی کی گئی۔ پہلے آثار سے اُس کا نام ایبلا برآمد ہوا۔ اور پھر ان الواحِ گِلی میں ارم عاد اور ثمود تینوں کے اکٹھے نام مل گئے۔

اور یوں قرآنی صداقت نے اپنا لوہا منوا لیا۔ اور علماءِ آثارِ قدیمہ کو برملا یہ اعتراف کرنا پڑا کہ قرآن کی سُورۃ الفجر میں ارم۔ عاد اور ثمود کا ذکر ہے۔ یہ تینوں نام آثارِ قدیمہ سے نکل کر حقیقت کا لباس پہن کر آج ہمارے سامنے آکھڑے ہیں — یہ اعتراف ایبلا (EBLA) نامی کتاب کے صفحات ۱۹۱-۱۹۲ پر ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ جو لنڈن میں ۱۹۷۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ لکھا ہے۔

مفہوم

"ایبلا (EBLA) کی کھدائیوں میں جن لوگوں نے حصّہ لیا۔ اُن میں سرفہرست نام PATTINATO کا ہے۔ اُس نے لکھا ہے کہ قرآن کی سُورۃ الفجر جس کا نمبر ۸۹ ہے۔ ارم۔ عاد اور ثمود تینوں کا ذکر ہے۔ یہ تینوں نام کھدائیوں میں نکل آئے ہیں۔ ثمود — کو شمُوتو کہا گیا ہے۔ عاد اور ارم بعینہٖ مل گئے۔ .... جرمن مستشرق ویل ہاسن نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ عاد ارم ایک افسانوی نام ہے۔ اور محض اساطیری کردار۔ لیکن ایبلا — کی کھدائیوں میں زمانۂ قدیم کی الواح میں یہ نام موجود پائے گئے۔ فرق صرف یہ ہے کہ تینوں نام تین شہروں کے ہیں۔ اور PATTINATO کے نزدیک عاد اور ارم اور ثمود کی آبادیوں کو ان قبائل کے ناموں کی وجہ سے ارم۔ عاد اور ثمود کہا گیا۔ بہرحال یہ تطابق بڑا ہی دلچسپ ہے"✤

فجی کا نو روزہ کامیاب دورہ بقیہ صک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوپہر کا کھانا آسٹریلیا بھر سے آئے ہوئے احمدی احباب کے ساتھ تناول فرمایا۔ حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا نے خواتین کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ اسی روز حضور نے ٹیلیفون پر ریڈیو آسٹریلیا کے نمائندے کو ایک مختصر انٹرویو دیا۔ یہ انٹرویو ساتھ کے ساتھ نشر بھی ہو رہا تھا۔

نماز مغرب کے بعد حضور مجلس علم و عرفان میں تشریف فرما رہے اور جملہ احباب آسٹریلیا کو اپنے بصیرت افروز ارشادات سے نوازا۔ یہ بابرکت مجلس ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔

۳۰ ستمبر۔ الحمد للہ! سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج "المسجد بیت الھدیٰ" کی بنیاد رکھی۔ یہ مسجد براعظم آسٹریلیا کی پہلی احمدیہ مسجد ہے۔ حضور نے مقامی جماعت کے اراکین اور بیرونی وفود کے سامنے تاریخی تقریر فرمائی۔ اس کے بعد محراب کی جگہ میں اپنے دستِ مبارک سے مسجد کی بنیاد رکھی۔ بعد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تقریب کے بہت ہی بابرکت ہونے کی دعا کروائی۔ ازاں بعد حضور WISEMAN تشریف لے گئے جو سڈنی سے ایک سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ جہاں حضور نے رات کے کھانے کی دعوت میں شرکت فرمائی جس میں ایک سو آسٹریلین بھی شامل تھے۔ کھانے کے بعد سوال اور جواب کی مجلس شروع ہوئی جو تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہی۔ حضور رات بارہ بجے سڈنی واپس بخیریت تشریف لائے۔ قبل ازیں بعد دوپہر حضور نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں آج کے دن کی اہمیت اور مستقبل میں مرتب ہونے والے دور رس نتائج کی نشان دہی فرمائی ✤

منقولات

قرآن پڑھنے پر......

تحریر:- جناب خوشونت سنگھ سابق ایڈیٹر ہندوستان ٹائمز ممبر پارلیمنٹ
ترجمہ:- قمر لقا پوری آف پنجاب زراعتی یونیورسٹی لدھیانہ

"ایک صبح پگڑیوں میں ملبوس مولویوں کی ایک جوڑی نے مجھ کو قرآنِ مجید پنجابی ترجمہ کا تحفہ دیا۔ یہ ترجمہ گیانی عباد اللہ (جو سکھ سے مسلمان ہوئے ہیں) نے کیا ہے۔

یہ افراد احمدیہ جماعت سے تعلق رکھنے والے تھے جنہوں نے اپنی تمام زندگیاں تبلیغ کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔

مجھ کو ایسا لگا کہ مَیں نے قرآن کو شروع سے آخر تک کبھی نہ پڑھا ہو صرف کچھ ہی حصّے مَیں نے پڑھے تھے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مَیں نے نہ تو تالمود' بائبل اور نہ ہی گرو گرنتھ صاحب شروع سے آخر تک مکمل پڑھے ہیں۔ اگرچہ مَیں نے گرو گرنتھ صاحب کے کافی حصّے انگریزی میں ترجمہ کئے ہیں۔ مَیں صرف اور صرف اپنشدوں (UPNISHADS) اور بھگوت گیتا کو ہی مکمل پڑھ سکا ہوں۔ جن کو پڑھنے میں بمشکل ایک گھنٹہ درکار ہوتا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے مَیں نے اِس کو پڑھنے کی کوشش کیوں نہ کی تو اِس کا جواب یہ ہے کہ مجھ کو سب مذہبی کتابوں میں یکسانیت نظر آئی اور ایسا لگا جیسے یہ سب دُوبارہ Repeat ہوا ہو۔

جب میں اُن لوگوں سے ملا جو دن کے اکثر اوقات اِن (مقدس کتابوں کو) پڑھنے میں گذارتے ہیں تو مَیں نے یہ محسوس کیا کہ مَیں نے واقعی ایک بہت قیمتی چیز کو کھو دیا ہے۔ شاید وہ ہے اِس کے (الفاظ کا) ترنّم (MUSIC) ہے وہ ہے قرآن مجید کی عربی میں' اور گیتا کی سنسکرت میں' اور گروواجن کی سنت بھاشا میں۔ جتنا آپ اِسے نہ سمجھنے کی کوشش کریں گے اُتنا تلفظ کرنا مشکل ہو جائے گا۔

مجھے معلوم ہے کہ میری پنجابی تیسری زبان ہے اِس وجہ سے میں قرآن مجید کے گرو مکھی کے ترجمہ کو پڑھ نہیں سکا لیکن پھر بھی اِس تحفہ نے مجبور کیا ہے کہ مَیں انگریزی ترجمہ کا قرآن اُٹھا کر اپنی الماری سے دیکھوں۔

مجھے یاد آیا کہ ۷۰ سال پہلے مَیں نے ایک مولوی صاحب سے یہ ساری کتاب (یعنی قرآن مجید ناقل) ختم کی تھی مَیں نے عربی کے ساتھ اِس کا ترجمہ بھی پڑھا تھا۔ مَیں نے اِس کتاب کے کافی حصّوں پر نشان لگائے تھے جن میں روحانی پیغام اور ادبی لذّت موجود تھی۔

یہاں اِس بات کا ذکر کرنا بھی مناسب سمجھوں گا کہ آیت الکرسی مسلمانوں میں کافی اہمیت رکھتی ہے مسلمان اِس کو انگوٹھیوں' ہاروں میں لکھ کر پہنتے ہیں (میرے پاس چاندی سے لکھی ایک طشتری (Bidri Plate) ابھی بھی موجود ہے۔)

"میری توجہ اِس طرف ہوئی کہ میں اِس آیت کی اصل اہمیت کو جانوں کیونکہ یہ برائیوں کو دُور بھگانے والی آیت ہے۔"

اِس کے بعد موصوف نے آیت الکرسی کا مکمل انگریزی ترجمہ درج کیا ہے آخر میں لکھتے ہیں:—

"جو غیر مسلم قرآن کو پڑھنا چاہیں اُن کے لئے میری رائے ہے کہ وہ پہلے چھوٹی سورتوں کو پڑھیں جو جلدی ختم ہو جاتی ہے اور ان میں زبردست ترنّم پایا جاتا ہے۔

مجھے یہ بات بھی محسوس ہوئی کہ احمدیت کے سوائے کوئی اور فرقہ ایسا نہیں جس نے پچھلے پچاس سال میں اسلام کو یورپ اور افریقہ میں پہنچایا ہو۔

یہ افسوس کی بات ہے کہ پاکستان کی سپریم کورٹ نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ کسی کو کیا حق ہے کہ وہ دوسروں کے عقیدہ میں دخل دے؟"

(ہندوستان ٹائمز نئی دہلی ۵ ستمبر ۱۹۸۳ء صہ)

بدر کی اشاعت کی توسیع ہر احمدی کا فرض ہے۔ (مینیجر بدر)

قرآن کریم سرچشمۂ علوم ہے

کہ قرآن کریم سرچشمۂ علوم ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ۱۰ اپریل ۱۹۴۴ء کو لاہور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

”مجھے قرآن کریم کے ایسے معارف عطا کئے گئے ہیں کہ کوئی شخص خواہ کسی علم کا جاننے والا اور کسی مذہب کا پیرو ہو قرآن کریم پر جو بھی اعتراض کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اس کا قرآن سے ہی ایسا جواب دوں گا۔ میں نے بارہا دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ معارف قرآن میرے مقابلہ میں لکھو۔ حالانکہ میں کوئی مامور نہیں ہوں۔ مگر کوئی اس کے لئے تیار نہیں ہوا ...... میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں نئے معارف بیان کروں گا۔“

(تبلیغ حق صفحہ ۶۵)

اسی طرح آپ نے ۱۹۴۴ء میں دعویٰ مصلح موعود کے بعد دہلی کے جلسہ عام میں اپنا یہ چیلنج ان الفاظ میں دہرایا کہ:۔

”اب بھی میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ بے شک ہزار عالم بیٹھ جائیں اور قرآن مجید کے کسی حصہ کی تفسیر میں میرا مقابلہ کریں مگر دنیا یہ تسلیم کرے گی کہ میری تفسیر ہی حقائق و معارف اور روحانیت کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔“ (بحوالہ بدر ۱۰ فروری ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

بقیہ صفحہ (۱۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے ہر غیر ملکی دورے میں غیر مسلم دنیا کے سامنے اس حقیقت کو برملا طور پر بیان فرماتے رہے ہیں کہ تمہاری ہر مشکل کا حل قرآن مجید میں ہے۔ چنانچہ آپ نے قرآن مجید کی آیت اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ (بنی اسرائیل: ۱۰) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

”قیامت تک قائم رہنے والی سیدھی راہ جو ہے قرآن کریم اس کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت تک ہر آنیوالی نسل جو نئے مسائل لے کر پیدا ہو گی ان کا حل اس میں موجود ہے۔ (یہ بڑا اہم نکتہ ہے) ہر نسل انسانی نئے مسائل لے کر پیدا ہوتی ہے۔ ہر نسل انسانی کے نئے مسائل کو حل کرنے کی اور اس طور پر [illegible] بہبود کا سامان پیدا کرنے کی قوت قرآن کریم میں موجود ہے اور یہ محض دعویٰ نہیں بلکہ اپنے سفر میں میں نے دنیا کو جو بھی سکہ اسلام کے نئے [illegible] اس بات کا تاثر دیتا ہوں کہ جو بھی مسائل ہیں اور جنہیں تم حل نہیں کر سکے انہیں قرآن کریم حل کرتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶/۸/۸۰ء بحوالہ الفضل ۱۳/۸/۸۱ء)

اسی طرح ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی دنیا کے ہر مسئلہ کا حل قرآن مجید سے پیش فرماتے ہیں۔ پس حقیقت یہی ہے کہ ؎

وَکُلُّ الْعِلْمِ فِی الْقُرْاٰنِ لٰکِنْ
[illegible] سے رجال
قرآن مجید میں ہر قسم کا علم موجود ہے لیکن لوگوں کے ذہنوں کی رسائی اس تک نہیں ہوتی۔

پروگرام دورہ توسیع اشاعت بدر

نگران بورڈ بدر کی ہدایت پر خاکسار مورخہ ۱۷/۱۰/۸۳ کو درج ذیل پروگرام کے مطابق بدر کی توسیع اشاعت اور اس کے لئے مخلصین جماعت کا بھرپور تعاون حاصل کرنے کیلئے جنوبی و شمالی ہند کی بعض جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہا ہے۔ جملہ عہدیداران اور مبلغین و معلمین کرام سے اس دورہ کو ہر جہت سے کامیاب کرنے کیلئے مخلصانہ تعاون کی استدعا ہے۔ اسی طرح بدر کے خریداران، مشتہرین اور معاونین خاص سے بھی بھرپور تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

خورشید احمد انور
ایڈیٹر و منیجر بدر قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۷ ۱۰/۸۳	یادگیر	۱ ۱۱/۸۳	۲	۲ ۱۱/۸۳
کامٹہ (راجستھان)	۱۹ ۱۰/۸۳	۲	۲۱ ۱۰/۸۳	پینہ کنٹہ۔ محبوب نگر	۶	۲	۸
بمبئی	۲۲	۳	۲۵	برجپرلہ۔ شادنگر	۸	۱	۹
مرکرہ براستہ مینگلور	۲۶	۲	۲۸	حیدرآباد و سکندرآباد	۹	۴	۱۳
شیموگہ	۲۸	۲	۳۰	کلکتہ	۱۴	۴	۱۸
بنگلور	۳۱	۳	۱ ۱۱/۸۳	قادیان	۲۰ ۱۱/۸۳	-	-

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِر
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۲۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر: ۶۱۴۰۶۹)

”مؤمن کو چاہئے کہ وہ [illegible] اپنے آپ کو [illegible] اور ثابت کرے“
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش
کوآپریٹو ہری ہرونی
نزد عابد سرکل، نظام شاہی روڈ، حیدرآباد ۵۰۰۰۰۱

”دین کو دنیا پر مقدم [illegible] کرو“
اور ہر [illegible] جہد [illegible] حاصل [illegible]
AHMAD & CO.
268, ARCOT ROAD MADRAS-24 PHONE NO. 420381.
STOCKIST OF:-
● SHALIMAR PAINTS
● ASIAN PAINTS
● GARWARE PAINTS AND
● SUPER SNOW [illegible]
DEALERS IN:-
● HARDWARE PIPES FITTING AND
● SANITARY WARES ECT.

ہر آن اپنے اس مقدس عہد کو ذہن میں حاضر رکھئے:۔
”میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا“
منجانب
[illegible] پرنٹنگ [illegible]
[illegible] بازار، حیدرآباد [illegible]

فون نمبر: ۴۹۰۷۸
کوہ نور لیبر اینڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن
بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیاسلائی بنانے والے دو مشہور ٹریڈ مارک
”NO. 2“ DELUX QUALITY اور ”AMBER“
پتہ:۔ نمبر ۱۵۷ ۔ ۸ ۔ ۱۸ سیدی بازار۔ حیدرآباد ۲۲

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ، کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر :- ۴۴۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام (قرآن مجید) ہے۔" (سنن ابن ماجہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام : "نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن" (کشتی نوح)

پیشکش :- محمد امان اختر، نیاز سلطانہ پارٹنرز :-

ملین موٹرس

۴۲ - سیکنڈ مین روڈ - سی، آئی، ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ارشاد نبوی

"خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ" (بخاری)

ترجمہ :- "تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔"

محتاجِ دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

اجمل الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی - وی ، اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ABCOY LEATHER ARTS,

34/3 3 RD. MAIN ROAD.

KASTURBANAGAR , BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS

&

INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدر آباد میں

فون نمبر :- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریبئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام : سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہونس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴/۲/۲۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475 }
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA -700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا ربر ورکس
۲/۱ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وُہی ہوں"
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔
(فتح اسلام صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیش کش)
لبرٹی بوٹ مل { نمبر ۵۰-۲-۱۸ فلک نما حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" - تار کا پتہ :-
23-5222 }
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز :-

آٹو ٹریڈرز
۱۶- مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM
برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,
16 - MANGOE LANE CALCUTTA -700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

آٹو ونگس مدراس

رحیم کاٹج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA,
P.O. BOX: 4583.
BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS
D/No. 2/54 (i)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس،
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایر بیگ۔ ہینڈ بیگ، (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس،
پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز ●●

THE WEEKLY BADR QADIAN—143516
PRICE Rs 1/25

BANI ®

موٹر گاڑیوں کے ربر پارٹس

ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE **BANI HOUSE** 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)
CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137
CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE CABLE : *AUTOMOTIVE*

مالکان:۔ ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مغفور